رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱
REGD E.P.NO 861

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
جلسہ سالانہ نمبر
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ر

جلد ۴ | ۲۸ فتح ۱۳۳۴ ہش ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۸

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام

(از کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا — نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے — لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں — دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمد سے مری جان کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اہلاً وّسہلاً وّمرحبا

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ ہماری زندگی میں پھر وہ مبارک ایام لایا کہ ہم لوگ اپنے دائمی مرکز میں حاضر ہو کر ربانی باتوں کو سننے اور اجتماعی دعا میں شریک ہونے کا موقعہ پا رہے ہیں۔ رضاء الٰہی خاطر دور دراز کا سفر کر کے آنے والوں کو ہم ساکنین دار المسیح صمیم قلب سے

اہلاً وّسہلاً وّمرحبا

کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے سفر کو ہر طرح موجب برکات و فضل بنائے آمین۔

اے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قابل صد احترام مہمانو! آپ جس نیک جذبہ کو لے کر سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں پہونچے ہیں وہ بلاشبہ قابل رشک و صد مبارک باد ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کی خاص حکمتوں کے ماتحت اس جگہ آپ لوگوں کو اس مقدس ہستی کی روح رواں زندہ شخصیت سے ملاقات میسر نہیں۔ مگر دیارِ حبیب کے دروازے آپ پر کھلے ہیں۔ مقامات مقدسہ کی زیارت آپ کو ہر وقت میسر ہے۔ پس ان مبارک ایام میں ذکر الٰہی اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کا نادر موقعہ ضرور حاصل ہے۔

خدا کرے کہ آپ جس اخلاص و محبت سے مرکز احمدیت میں آئے ہیں اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کا جذبہ لے کر جائیں اور اُن لوگوں کو اس نور سے منور کریں جو تا حال اس سے نا آشنا ہیں۔ خدا کرے کہ ہم سب ان دعاؤں سے بھی حصہ پانے والے ہوں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مبارک جلسہ میں شریک ہونے والوں کے حق میں بایں الفاظ فرماتے ہیں:-

"بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(م۔ ح)

ربوہ کی ڈائری

(از مکرم خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر اخبار الفضل ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت۔ ربوہ ۱۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بالعموم اچھی ہے لیکن حضور کی صحت کو ابھی کسی صورت میں بھی کلی طور پر اطمینان بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۱۶ دسمبر کو خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ دو تین روز سے بھوک بالکل نہیں لگتی دماغ پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اور سکون و اطمینان کی پہلی کی سی کیفیت نہیں رہی۔

۱۶ دسمبر کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے پھر دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ خصوصیت کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا۔ ڈاکٹر مجھے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنے دل سے یہ خیال ہٹانے کی کوشش کریں کہ میں بیمار ہوں ڈاکٹر کہتے ہیں اگر ایک دفعہ میں دل پر دباؤ ڈال کر بھی یہ یقین حاصل ہو جائے کہ میں بیمار نہیں ہوں تو پھر انشاء اللہ کوئی تکلیف باقی نہ رہے گی۔

حضور نے فرمایا۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہی ہوتا ہے۔ وہی یہ یقین پیدا کر سکتا ہے ـــــ پس یہ یقین حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی ہی ضرورت ہے۔

تازہ خطبہ جمعہ۔ ۱۶ دسمبر کے خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنی دو رؤیا کا بھی ذکر فرمایا جو حیرت انگیز رنگ میں واضح طور پر پوری ہوئیں۔ حضور نے وحی الٰہی کے درجات و مراتب اور اس کے نزول کے مختلف ذرائع کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ مومن کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کے دل پر فرشتے اتریں تاکہ دل کی اصلاح ہو اور کامل اطمینان و سکون حاصل ہو۔ اس نعمت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے اور اسلام کے احکام کو دنیا میں پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

مسجد مبارک میں حضور کی بابرکت مجالس۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اکثر نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد مبارک میں اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوتے ہیں اور اس طرح احباب کو حضور سے ملاقات کرنے اور حضور کے زندگی بخش کلمات طیبات سے مستفید ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

نئے ناظر امور خارجہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے مرحوم کی جگہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ناظر امور خارجہ مقرر فرمایا ہے۔

ربوہ ۱۹ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تین روز ربوہ میں قیام فرمانے کے بعد کل صبح بذریعہ کار لاہور واپس تشریف لے گئے۔ حضرت میاں صاحب موصوف کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۷ دسمبر۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے کل دن میں اور رات کے وقت گھبراہٹ زیادہ رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ۔ ربوہ میں بھی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں جلسہ کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ تین مقامات پر لنگر خانوں کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کامیاب بنائے۔ آمین۔

ہمارا اعتقاد

(از حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام):-

"ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷۔ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــــ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۵ء

کیا کیا اور کیا کرنا ہے!

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت احمدیہ جس عظیم الشان مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے وہ ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنا ہے۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کے وعدوں کا تعلق ہے وہ ضرور پورے ہونگے مگر خوش قسمت ہیں وہ افراد جو رحمت الٰہی کو قریب لانے میں اپنی محدود مساعی کو صرف کر دیتے ہیں۔

تقسیم ملک کے نتیجہ میں خدائی مصلحت کے ماتحت جماعت کا کثیر حصہ ہجرت پر مجبور ہوا۔ تو بقیہ قلیل حصہ کے سپرد چالیس کروڑ افراد کو زندہ خدا کے آستانہ پر لانیکا ذریعہ اٹھایا گیا۔ چنانچہ اس پر نواں سال گذر رہا ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے جو کچھ کیا وہ اس عظیم الشان کام کے مقابلہ میں کچھ نسبت نہیں رکھتا۔ بیشک اس وقت ملک کے بیسیوں مقامات میں جماعت کے باقاعدہ مبلغ تبلیغ و اشاعتِ دین میں مصروف ہیں اور دیگر افراد جماعت بھی حتی الامکان ان کا ہاتھ بٹا رہے ہیں لیکن ابھی بہت بڑا اکام ہمارے سامنے ہے جس کے لئے مسلسل محنت غیر معمولی کوشش و ہمت کی ضرورت ہے۔

پس آج جبکہ ہم نیک اور پاک ارادے لیکر اپنے مقدس مرکز میں جمع ہوئے ہیں (ایام میں جو لوگ بامر مجبوری یہ سفر نہیں کر سکے لیکن ان کے دل اپنے محبوب مرکز سے ہی لگے ہوئے ہیں وہ بھی گویا حاضر ہی ہیں) ایسا عہد کریں کہ پہلے سے بڑھ کر خدمتِ دین میں حصہ لیں گے مثلاً

۱۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہیں اور ایک مرکز کے ماتحت ہیں اسلئے ہر فرد اور بیرونی جماعت کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مرکز سے تعاون کرے اور اسکی ہدایات کے ماتحت کام کرے۔

۲۔ مرکز میں جماعتی تنظیم کے ماتحت الگ الگ شعبے قائم ہیں ہر بیرونی جماعت اور افراد متعلقہ مرکزی شعبہ جات کو اپنی مساعی سے باخبر رکھیں اور ان کی ہدایات کے مطابق عمل کریں۔

۳۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر جماعت کی تنظیم اس طور پر بھی فرما رکھی ہے کہ عورتوں کیلئے لجنہ اماء اللہ۔ بچوں کیلئے مجلس اطفال الاحمدیہ نوجوانوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور بڑی عمر والوں کیلئے مجلس انصار اللہ۔ اور ہر مجلس کا اپنا اپنا دینی لائحہ عمل مقرر ہے۔ اگر ہر جماعت اپنے یہاں ان چاروں مجالس کا قیام عمل میں لائیں اور ہر مجلس اپنے اپنے دائرہ عمل کے مطابق کام میں لگ جائے تو دنوں میں فعال جماعت بن سکتی ہے۔

۴۔ احسن طریق پر خود بھی تبلیغ کریں اور اپنے علاقہ کے مبلغین سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔

۵۔ جو دوست سلسلہ کی اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہیں حضور ایدہ اللہ کے خطبات و ارشادات کے پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ خصوصیت سے اس بات کی طرف ہے کہ جماعت کا ہر فرد جس طرح زبانی طور پر اپنے تئیں احمدی کہلاتا ہے وہ عملی طور پر بھی سچا اور پکا احمدی بن جائے۔ پس ہر جماعت اپنے یہاں کے جملہ افراد کی عملی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ کرے۔

۶۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا بڑا مقصد یہی ہے کہ بندوں کا تعلق اپنے خدا سے گہرا ہو۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ سے متواتر جماعت کو دعاؤں کی عادت ڈالنے اور تعلق باللہ کے بڑھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلا رہے ہیں جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک تازہ خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

"ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو راتوں کو جاگے اور خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ میں گر گر پڑے اور سلسلہ کیلئے دعائیں کرے اور ان کیلئے استغفار اور ذکر الٰہی کرے اور یہ عادت اس حد تک اپنے اندر پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ کا الہام اور اس کا کلام اس پر نازل ہونے لگ جائے" (ربوہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

پس آؤ ان باتوں پر عمل کرنیکا عہد کریں اور اپنی روزمرہ کی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالیں تا جس غرض کیلئے ہم احمدیت میں داخل ہوئے ہیں وہ جلد جلد ہمیں حاصل ہو۔ موت ہر انسان پر آنی ہے مگر مبارک ہے وہ شخص جس کی زندگی کی گھڑیاں خدا کی رضا کے ماتحت گذریں خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات کو دور کر دے۔ آمین۔

(محمد حفیظ بقاپوری)

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد

ملفوظات حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔"

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

(آسمانی فیصلہ)

قرآن کریم کی بلند شان

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک یزداں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

نقد و نظر

حیاتِ قدسی (حصہ چہارم)

بڑی تقطیع کے ۱۴۸ صفحات۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عام قیمت کتاب پر درج نہیں مرتبہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب واقف زندگی۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے روحانی مشاہدات اور تجربات پر مشتمل "حیاتِ قدسی" کے نام سے تین حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں یہ حصہ چہارم ہے جو اب چوہدری محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان نے شائع کیا ہے۔ حضرت مولانا راجیکی کی ذات سے احمدی احباب اتنے مانوس ہیں کہ ان کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ آپ کے تبحر علمی اور عملی زندگی کے حالات سے بھی احباب پورے پورے واقف ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ جو کتاب آپ کے روحانی تجربات و مشاہدات پر مبنی ہے اس کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں بایں الفاظ فرمایا ہے:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ مولوی غلام رسول راجیکی کا اللہ تعالیٰ نے جو بحر کھولا ہے۔ وہ بھی زیادہ تر اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے ان کی علمی حالت ایسی نہ تھی۔ مگر بعد میں جیسے یکدم کسی کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا دیا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کو مقبولیت عطا فرمائی۔ اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی کہ صوفی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ۔ دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات و وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۸ر نومبر ۱۹۴۰ء)

اس کے بعد کتاب کے متعلق ہمیں کچھ کہنا نہیں ہے ×/.

×/. احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے آپ کے روحانی تجربات و مشاہدات کی روئیداد ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح آپ کا بحر کھلا۔ اور کس طرح آپ نے وہ مدارج علم و عمل حاصل کئے۔ جو آپ کو حاصل ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔

قادیان کے مسافر سے!

(از مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب اختر ربوہ نزیل قادیان)

اے مسافر! آ تجھے دار الاماں تک لے چلوں
مرکزِ انوار۔ بزمِ قدسیاں تک لے چلوں

آ دکھاؤں میں تجھے ارضِ مسیحائے زماں
آ تجھے ارضِ مسیحائے زماں تک لے چلوں

جھکنے والی ہے جہاں پر بادشاہوں کی جبیں
اُس مقامِ دلنشیں کے آستاں تک لے چلوں

بے حد و ساحل ہے یہ دریا۔ مگر ہمت نہ ہار
تو جہاں تک جا سکے تجھ کو وہاں تک لے چلوں

قادیاں ہے مرجعِ انوار و فضلِ کردگار
"جسکی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجامِ کار"

خطبہ جمعہ
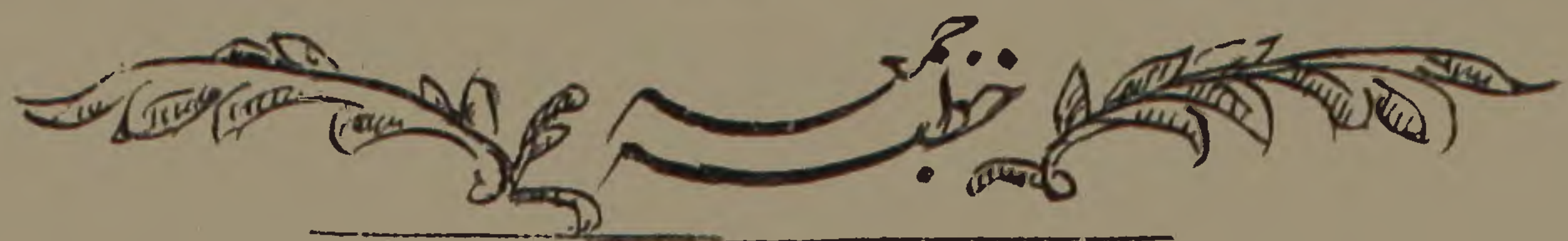
یھدون بالحق وبہ یعدلون (اعراف)

دنیا میں حق اور عدل و انصاف کے ساتھ صداقت کی تبلیغ کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

(خطبہ نویس: سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون (اعراف ع ۲۲)

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ پیدا تو ہم نے سارے ہی انسان کئے ہیں۔ مگر

سب کے سب انسان

اس صحیح طریق کو اختیار نہیں کرتے۔ جو ہم نے ان کے لئے تجویز کیا ہے۔ مگر کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو صحیح طریق اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون

کہ جو انسان ہم نے پیدا کئے ہیں ان میں سے ایک گروہ ضرور ایسا ہے جس کے افراد اپنے ذاتی کو پہچانتے اور سمجھتے ہیں۔ اور حق کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت دیتے ہیں۔ یعنے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو نام تو ہدایت کا لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ "یھدون بالحق" نہیں بلکہ

یھدون بالعصا ویھدون بالسیف کا مصداق

یعنے ڈنڈے اور تلوار سے وہ اپنی مزعومہ ہدایت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر ہم نے دنیا میں صرف یہ نہیں کہا کہ ہدایت دو۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ ہدایت دو "بالحق" حق کے ساتھ۔ مگر سارے انسان اس پر عمل نہیں کرتے۔ بہت سے آدمی ایک چیز کو ہدایت سمجھتے ہیں۔ اور پھر ڈنڈا لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ جو مانے گا وہ سیدھی طرح مانے۔ نہیں تو ہم اس کا سر پھوڑ دیں گے۔ پھر جس چیز کو یہ لوگ مساوات کہتے ہیں۔ اس کو حق سے نہیں بلکہ ڈنڈے اور تلوار کے ذریعہ سے قائم کرتے ہیں۔ مگر ایک جماعت ایسی ہوتی ہے۔ جو حق کے ساتھ ہی دنیا میں عدل قائم کرتی ہے۔ یہ کوئی مساوات نہیں۔ جس میں

ڈنڈے اور تلوار سے کام لیا جائے

اور نہ یہ کوئی تبلیغ ہے۔ جس میں ڈنڈے اور تلوار سے کام لیا جائے۔ تبلیغ بھی دراصل وہی ہے جو حق کے ساتھ کی جائے اور اس میں دلائل حقہ پیش کئے جائیں اور عدل اور مساوات بھی یہی ہے کہ وہ تعلیم جو خدا تعالےٰ نے دی ہے اس کو قائم کیا جائے۔ یہ کوئی عدل اور مساوات نہیں کہ ڈنڈا ہاتھ میں لے کر سیدھے کرنے لگ جاؤ یا یہ کہو کہ کافر کو تو اختیار نہیں۔ کہ ڈنڈے کے ساتھ اپنی بات منوائے۔ لیکن مجھے یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ دوسروں سے ڈنڈے کے ساتھ اپنی بات منواؤں یہ عدل کیسے ہو سکتا ہے۔

حقیقی عدل تو وہی ہے

جس میں خدا تعالےٰ کی تعلیم کو قائم رکھا جائے آخر عدل صرف بندوں میں تو نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ بھی عدل ہونا چاہیئے۔ اور یہ کیا عدل ہوا کہ اللہ تعالےٰ کو بھی اپنے ساتھ بدنام کیا جائے۔ اس کو بھی اپنے ساتھ لپیٹا جائے۔ کہ یہ گندی تعلیم (نعوذ باللہ) اسی کی طرف سے آئی ہے۔ پھر جس شخص نے خدا تعالےٰ کے ساتھ عدل نہیں کیا اس نے انسان کے ساتھ کہاں عدل کرنا ہے۔

پس یاد رکھو ہمیشہ حق کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دو کبھی اپنی نفسانی باتوں کے ذریعہ سے دوسروں کو ہدایت نہ دو بسا اوقات انسان اپنے نفس میں ایک بات کے متعلق سمجھتا ہے کہ یوں ہونی چاہیئے۔ اور وہ اس کا نام ہدایت رکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ ہدایت نہیں۔

ہدایت وہی ہے

جو حق کے ساتھ ہو۔ پس جو باتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ تم صرف انہیں پیش کرو اور ان کے ذریعہ سے ہی انسانوں کے دماغوں کو ٹھیک کرو۔ اور انہی کے مطابق عدل قائم کرو۔ بالکل اسی طرح جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی (نعوذ باللہ من ذالک) لوگوں کی طرح باتیں توڑ مروڑ کر کرنا جائز سمجھتے۔ تو آپ یہ کہتے۔ کہ میں نے جب دعوےٰ کیا تھا۔ تو ابوبکرؓ نے میری بات مانی تھی۔ عمرؓ نے میری بات مانی تھی۔ اس لئے یہ زیادہ حقدار ہیں کہ ان کی تائید کی جائے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا آپ نے چاہے کوئی آپ کا ساتھی تھا یا دشمن۔ ہر ایک معاملہ میں عدل کیا ہے۔ جب بعض مسلمانوں نے ایک دفعہ حج کے قریب زمانہ میں حملہ کیا تو آپ بڑے خفا ہوئے۔ اور فرمایا کہ تم نے

حرمت اللہ توڑی ہے

میں اس کا کفارہ دوں گا۔ آپ نے یہ نہیں کہا۔ کہ ان لوگوں نے میری خاطر قربانیاں کی ہیں۔ اس لئے میرا حق ہے کہ میں ان کی تائید کروں۔ بلکہ یہ فرمایا کہ بہر حال تم نے حرمت اللہ توڑی ہے۔ اس کا کفارہ دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے کفارہ ادا کیا۔ اسی طرح بعض دفعہ جب صحابہؓ نے غلطی سے دوسروں پر تعدی کی (صحابہ بڑے نیک لوگ تھے۔ وہ جان بوجھ کر دوسروں پر تعدی نہیں کرتے تھے۔ ہاں غلطی سے بعض اوقات ایسا ہو جاتا تھا) تو آپ نے ان کی تائید نہیں۔ مثلاً ایک دفعہ غلطی سے ایک عورت ماری گئی۔ آپ کو علم ہوا تو آپ صحابہ پر بہت خفا ہوئے۔ اور احادیث میں آتا ہے کہ آپ کے چہرہ پر اس وقت اس قدر غضب ظاہر ہوا۔ جو اس سے قبل کبھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔ تو دیکھو یہ عدل ہوتا ہے۔ پس تم

حق کے ساتھ عدل قائم کرو

بظاہر تو یہ عدل نظر آتا ہے کہ جن لوگوں نے قربانیاں کی ہیں ان کی تائید کی جائے۔ مگر وہ عدل نفسانی عدل ہے وہ حق کے ساتھ عدل نہیں۔ پس مومن کو دنیا میں عدل کی تعلیم دینی چاہیئے۔ اور جب بھی خدا تعالےٰ اسے طاقت دے۔ اس کو وہ طاقت اسی طور پر استعمال کرنی چاہیئے۔ کہ حق کبھی بھی اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ بلکہ ہمیشہ حق اسی کے ہاتھ میں رہے۔ اور دنیا میں اس کے ذریعہ سے حق قائم ہو۔ تا آنے والے لوگ یہ کہیں۔ کہ جب یہ شخص کمزور تھا۔ تب بھی اس نے حق کو نہیں چھوڑا۔ اور جب یہ طاقتور ہوا۔ تب بھی اس نے حق کو نہیں چھوڑا۔ اور

یہی اصل ہدایت ہے

ورنہ اگر کمزوری کے وقت میں انسان حق کی تائید کرے۔ اور زور کے وقت وہ حق کو چھوڑ دے تو یہ تو ایسی ہی بات بن جاتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کوئی پوربیا مر گیا تھا۔ پوربیوں میں رواج ہے۔ کہ جب کوئی شخص مر جائے۔ تو اس کے رشتہ دار اکٹھے ہو جاتے ہیں اور پھر اس کی بیوی اس پر بین کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ مرنے والے نے فلاں سے قرض لینا تھا اور فلاں کا قرض دینا تھا۔ اسی طرح اس پوربیئے کی بیوی نے یہ کہنا شروع کیا کہ ارے اس نے فلاں شخص سے اتنا روپیہ لینا تھا وہ اب کون لے گا۔ اس پر اس کا ایک رشتہ دار چھلانگ مار کر آگے آیا۔ اور کہنے لگا۔ اری ہم رہی ہم۔ پھر اس نے کہا۔ ارے اس نے فلاں سے بھی اتنا روپیہ لینا تھا۔ وہ اب کون وصول کریگا۔ تو وہ پھر رشتہ دار پھر آگے آیا۔ اور کہنے لگا۔ اری ہم رہی ہم۔ اسی طرح وہ بار بار کہتی رہی کہ اس نے فلاں سے قرض لینا ہے۔ وہ اب کون لے گا۔ اور وہ شخص بار بار یہی جواب دیتا رہا۔ اری ہم رہی ہم۔ آخر روپیہ دینے کی باری آئی۔ اور مرنے والے کی بیوی نے کہا ارے اس نے فلاں کا اتنا روپیہ دینا تھا۔ وہ اب کون دے گا۔ اب وہ رشتہ دار جو روپیہ لینے کے وقت یہ کہتا تھا اری ہم رہی ہم۔ وہ کہنے لگا۔ ارے میں ہی ہر بار بولتا جاؤں یا کوئی اور بھی بولے گا۔

بس

حقیقی عدل وہ ہے

جو حق کے ساتھ قائم کیا جائے۔ اور حقیقی ہدایت وہ ہے۔ جو حق کے ساتھ دی جائے۔ وہ کیا ہدایت ہوئی۔ کہ اپنی مرضی کی بات منوائی۔ وہ ہدایت ہدایت نہیں بلکہ نفس پرستی ہے۔

چونکہ آج

انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے جلسے

ہیں۔ طبیعت تو میری خراب ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ ایک ہی وقت دونوں کے لئے دعا کر کے ان کا افتتاح کروں۔ انصار اللہ کا پہلا اجلاس ہے۔ جو منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس لئے نماز جمعہ کے بعد میں نماز عصر بھی پڑھا دوں گا تا

دونوں نمازیں اکٹھی

پڑھ لی جائیں۔ اور دوستوں کو پہلے یہاں سے جانے اور پھر وہاں سے یہاں آنے کی تکلیف نہ ہو۔ اور نماز کا وقت بھی ضائع نہ ہو جائے۔ پس میں پہلے نماز جمعہ پڑھاؤں گا۔ اور پھر عصر کی نماز پڑھاؤں گا۔ اگر خدا خدا تعالےٰ نے طاقت دی تو کھڑے ہو کر ورنہ میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں گا۔

مناسبت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں اعلان کی مناسبت سے دوسرے صفحہ پر مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کے مختصر کوائف درج کئے گئے ہیں (ادارہ)

... نے بھی قائم کیا تھا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

ربوہ میں مجلس انصار اللہ کا پہلا اور مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرہواں سالانہ اجتماع

۱۔ خدام کا پندرہواں سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا پندرہواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۸/۱۹/۲۰/نومبر بمقام ربوہ منعقد ہوا۔ چونکہ اس سال انصار اللہ کا بھی سالانہ اجتماع ہوا تھا اسلئے حسب دستور سابق بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور نے اس حال میں اپنا افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔ جبکہ تمام خدام اپنے اپنے خیموں کے آگے قطار وار کھڑے تھے اور انصار اللہ کے ممبران سٹیج کے ارد گرد ایک حلقہ کی صورت میں دریوں پر رونق تھے۔

افتتاحی تقریر کا خلاصہ انصار و خدام کو خطاب کرتے ہوئے حضور نے دنیا میں غلبہ اسلام سے متعلق ان کے مشترکہ فرائض اور ہر دو کے لحاظ سے ان کی علیحدہ علیحدہ ذمہ داری پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا تم نمازوں۔ دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور عملی جد و جہد کے ذریعہ نسلاً بعد نسل نہ صرف اسلامی روح کو زندہ رکھو۔ بلکہ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کی روح سے محمدی گود کر پھیلانے میں استقلال اور مداومت عمل کی ایک ایسی روشن مثال قائم کرو کہ جس کے نتیجہ میں بالآخر ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے میں فخر محسوس کرنے لگے اور خدا کی بادشاہت جس طرح کہ وہ آسمان میں قائم ہے اسی طرح دنیا میں بھی قائم ہو جائے۔

افتتاحی خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد خدام کے پندرھویں اجتماع کا آغاز عہد نامہ دہرانے کے ساتھ ہوا۔ جسے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اقتداء میں دہرایا۔ شام تک ورزش جسمانی کے مقابلے جاری رہے۔ نماز مغرب کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے دو سب کمیٹیاں بنائی گئیں بعدہ تلقین عمل کے پروگرام کے تحت محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے قبولیت دعا کے موضوع پر تقریر کی۔ اس طرح علمی مقابلہ جات بھی ہوئے

دوسرا روز ۱۹/نومبر۔ نماز تہجد۔ نماز فجر اور انفرادی تلاوت قرآن مجید کے بعد اجتماعی ورزش کا پروگرام تھا۔ چنانچہ دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ پیغام رسانی۔ کبڈی۔ فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ نیز تین معیاروں کے مطابق مضمون نگاری کے مقابلے بھی ہوئے۔ بعد ازاں شوریٰ کے اجلاس میں سب کمیٹی تعلیم و تربیت کی رپورٹ سنائی گئی۔ جو تربیتی نصاب مقرر کرنے اور مرکزی نظام کے ماتحت کتب سلسلہ کا امتحان لینے اور تربیتی کلاس جاری کرنے اور آئندہ سال کو تربیتی سال قرار دینے کے متعلق تھے۔ تمام جماعتوں نے وعدہ کیا کہ وہ تربیتی کلاسوں کے لئے نمائندے بھجوائیں گی۔ نائب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا کہ آئندہ سال ان معنوں میں تربیتی سال ہوگا کہ جملہ مجالس اپنے خدام کو ذکر الٰہی اور دعاؤں کی زیادہ سے زیادہ تلقین کریں گی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ نفس پر قبضہ پانے کی راہیں ہمارے لئے آسان کر دی گئی ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ تھوڑی سی قربانی کو بھی قبول کرتا ہے۔ ہم قدم قدم پر اس کی تائید و نصرت کے نشانات دیکھ رہے ہیں۔ مجلس خدام کی غرض یہی ہے کہ نوجوانوں کو نفس کی قربانی کے لئے تیار کیا جائے تا دنیا میں اسلام دوبارہ زندہ ہو۔ بعد ازاں اجتماعی دعا پر ۱۰½ بجے شب کارروائی ختم ہوئی۔

تیسرا روز خدام حسب معمول ۴½ بجے بیدار ہوئے اپنے اپنے خیموں میں نماز تہجد ادا کرنے کے بعد باجماعت نماز فجر ادا کی۔ بعدہ میں انفرادی طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔ اجتماعی ورزش اور ناشتہ کے بعد ۷ بجے سے ۱۰½ بجے تک فٹ بال۔ کبڈی۔ والی بال اور عام معلومات کے فائنل مقابلے ہوئے۔ پھر پون گھنٹہ کے لئے ڈاکٹر مرزا منور احمد کی زیر صدارت شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ سب کمیٹی مال کی رپورٹ کی روشنی میں مالی امور سے متعلق متعدد تجاویز پاس کی گئیں۔ اور آئندہ سال کا بجٹ آمد و خرچ زیر بحث آیا۔ کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد نائب صدر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سوا تین بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمانے کے لئے تشریف لائے نائب صدر صاحب نے اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ لائلپور اور شیخوپورہ کے ان کثیر التعداد خدام کو پیش کیا۔ جنہوں نے اضلاع کے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام نہایت جانفشانی سے سرانجام دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ حضور نے ان کی امدادی مساعی پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے شرف معانقہ بخشا۔ اسی طرح ربوہ۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ اور پشاور وغیرہ کے نمائندگان کو بھی معانقہ کا شرف حاصل ہوا۔ کہ انہوں نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے گرم کپڑے لحاف۔ اور اپنی نقد رقوم ارسال کی بھجوائے تھے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماع کے اختتامی اجلاس کو خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے خدام کو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور دعاؤں پر خاص زور دینے اور خدمت خلق کا فریضہ احمدیت کے بلند معیار کے مطابق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ (اس کا خلاصہ کسی اور اشاعت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)

اجتماع کا اختتام حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔

۲۔ مجلس انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۸/نومبر کو شروع ہو کر ۱۹/کی شام کو نہایت کامیابی کے ساتھ دعاؤں اور عبادتوں کے روحانی ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کا پہلا دن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی انصار و خدام کے مشترکہ اجلاس میں افتتاحی تقریر کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں انصار اللہ کے پہلے سالانہ اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مجلس کے نائب صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے انصار کو جلد اپنے دفتر کی عمارت بنانے کی تحریک کی۔ پھر انصار سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ۴۰ سال سے زائد عمر کے احمدی انصار اللہ کے ممبر ہیں اور یہی وہ عمر ہے جس میں انسان کے ذہنی اور روحانی قویٰ پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ اس لئے جوانوں کی طرح ہی کام کریں اور ذکر الٰہی عبادت۔ دعاؤں اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بعدہٗ مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے قائد عمومی نے انصار اللہ کے مفہوم پر مبسوط روشنی ڈالتے ہوئے عبادت کا مفہوم واضح کیا۔ مکرم درد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی ظہور حسین صاحب نائب قائد مال نے درس الحدیث دیا۔ آپ نے حسن اخلاق کے متعلق چند احادیث کی توضیح و تشریح کی۔ پھر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے محبت الٰہی کے موضوع پر پُر معارف تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب کی جان اور روح محبت الٰہی ہے۔ یہی وہ نعمت ہے جس کے حاصل ہونے سے انسان دنیا میں رہتے ہوئے ہی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی آغوش میں پاتا ہے۔ رویائے صادقہ کشوف و مکاشفات اور الہام کے عظیم الشان روحانی انعام اسے حاصل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مولانا کی تقریر کے بعد اجلاس نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے لئے ملتوی ہوا۔

اجتماع کا دوسرا دن ۱۹/نومبر۔ زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اجلاس شروع ہوا۔ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس ہوا۔ مجلس کے چاروں مرکزی قائدین نے انصار اللہ کی تنظیم۔ آئندہ لائحہ عمل کی وضاحت۔ تبلیغ کی ضرورت۔ نیک نمونہ پیش کرنے۔ تربیت کے اہم پہلوؤں اور نمازوں کی پابندی۔ چندوں کی باقاعدگی اور چندہ تعمیر دفتر پر تقریریں کیں۔ پھر زعماء و نمائندگان نے تنظیم کی اہمیت۔ دینی معلومات حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے تقریریں کیں۔ پھر مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تبلیغ کی اہمیت پر مؤثر تقریر فرمائی۔ بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ اور اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲½ بجے کے قریب باوجود علالت طبع تشریف لائے اور تشریف رکھنے سے قبل عہدیداران مجلس مرکزیہ اور بعد ازاں تمام انصار سے مصافحہ فرمایا۔ سب سے پہلے بیرونی و مقامی صحابہ سے پھر بیرونی نمائندوں اور پھر مقامی نمائندوں سے۔ آخر میں باہر سے آنے والے اور مقامی زائرین سے۔ اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

آخر پر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اختتامی تقریر میں فرمایا کہ اس اجتماع سے انصار نے محبت الٰہی کا سبق سیکھا ہے۔ اور اب تو مغربی سائنسدان بھی معترف ہیں کہ روح خود جسم کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم کے مردہ ہو جانے کے بعد بھی روح کسی نہ کسی طرح قائم رہتی ہے۔ اسلئے ہمارا زیادہ فرض ہے کہ اجسام کی نسبت روح کی صفائی کی طرف زیادہ دھیان دیں۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی اور یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

انصار اللہ نے اپنا پہلا اجتماع غیر معمولی دعاؤں اور عبادات میں گذارا۔ باقاعدہ باجماعت تہجد ادا کرتے اور اسلام کی ترقی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ نماز باجماعت کے علاوہ یہ التزام رہا کہ حاضر الوقت صحابہ میں سے قدیم ترین صحابی کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ چنانچہ پہلے دن مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے مغرب و عشاء اور دوسرے دن ظہر و عصر مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے پڑھائیں۔ قرآن مجید اور احادیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس ہوئے۔ نفس کی اصلاح اور اس زمانہ میں اسلام کے تقاضے کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق نماز تہجد پڑھنے اور کثرت سے دعائیں اور استغفار کرنے والے انصار کے اعداد و شمار جمع کئے گئے تو بفضلہ تعالیٰ اجتماع میں شریک انصار کی نمایاں اکثریت ان کی پابند پائی گئی۔ الحمد للہ۔ ہوا اس اجتماع نے ایک خاص روحانی ماحول پیدا کر دیا تھا۔ انصار یہ عزم لیکر اٹھے کہ وہ اپنی مجلس میں ایک نئی روح پھونک دیں گے مجلس کی شوریٰ کے [illegible] متعلق [illegible]

برادرانِ ہندوستان کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اے میرے ہم وطن بھائیو! ہم سب اس بات پر خوش ہیں کہ ہمارے ملک کو ایک لمبے عرصہ کی غلامی کے بعد آزادی نصیب ہوئی ہے اور بہت سی وہ روکیں اور مشکلات جو ہماری قومی اور انفرادی ترقی کے رستہ میں حائل تھیں اب دور ہو گئی ہیں۔ اور ہم اپنی مرضی سے آسانی کے ساتھ اپنی تہذیب اور کلچر کو رائج کرنے اور ترقی دینے کے لئے ضروری ذرائع اختیار کر سکتے ہیں۔

لیکن ہمیں آزادی اور ترقی کرنے کا یہ پہلا موقعہ نہیں ملا۔ اس سے پہلے بھی پرانے زمانہ (پراچین کال) میں ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر ترقی کے بلند مقام کو حاصل کر چکے ہیں۔ اور ہمیں اس پر بجا طور پر فخر ہے لیکن گذشتہ دور کی یہ ترقی صرف مادی ذرائع اور اسباب سے نہ تھی۔ بلکہ جیسا کہ اس زمانہ کے رشیوں اور اوتاروں کے حالات سے واضح ہوتا ہے اس ترقی کو حاصل کرنے اور پائیدار بنانے میں ان روحانی بزرگوں کی توجہ۔ دعا اور پرماتما کی خاص مدد و نصرت کا ہاتھ تھا۔ سری کرشن جی مہاراج۔ سری رامچندر جی۔ مہاتما بدھ کی توجہ اور دعاؤں سے ہی ہماری سوئی ہوئی طاقتیں بیدار ہوئیں۔ ہماری زندگیوں میں انقلاب آیا اور ہمارا ملک صدیوں تک بلکہ ہزاروں سال تک ترقی اور سربلندی کے رستہ پر قدم اٹھاتا چلا گیا۔

اسلامی۔ عیسائی اور یہودی تواریخ سے بھی بہ یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں اور اوتاروں کی توجہ اور دعاؤں سے ان مذاہب اور قوموں کو خدا تعالیٰ کی وہ خاص نصرت اور مدد حاصل ہوئی جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور اہلِ دنیا کو انتہائی پستی سے نکال کر ترقی کی بلند چوٹیوں پر پہونچا دیا۔

اے برادرانِ وطن! آپ کو خوشخبری ہو کہ قدیم سے قوموں اور افراد کو ترقی دینے اور مشکلات اور مصائب دور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ خدا کی طرف سے چلا آتا ہے اس سے اب بھی آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور وہ آپ کو اپنے ہی ملک میں میسر آسکتا ہے یہ روحانی نعمت اور مؤثر ذریعہ آپ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (اور آپ کی جماعت) کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے جن کو پرماتما نے اس زمانہ میں تمام دنیا بالخصوص ہندوستانیوں کو روحانی ترقی دینے اور ان کی مشکلات کو پرانے زمانہ کے رشیوں۔ اوتاروں اور پیغمبروں کے طریق پر دور کرنے کے لئے قادیان (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) میں پیدا کیا۔ اور آپ کو ہندوؤں کے لئے نہہ کلنک اوتار اور مہاراج کرشن کا روپ۔ مسلمانوں کے لئے امام مہدی سکھوں کے لئے پرگنہ بٹالہ کا گرو اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود بنایا۔

آپ کے ہاتھوں ہزاروں آسمانی نشان ظاہر ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں۔ اور بے شمار لوگوں نے آپ کے ذریعہ سے اور آپ کے مقدس جانشینوں اور پاک جماعت کے ذریعہ سے دینی و دنیوی برکتیں پائیں۔ اور مصیبتوں اور مشکلات سے چھٹکارا حاصل کیا۔

میرے پیارے بھائیو! اس اعلان کے ذریعہ سے میں آپ کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں کہ اگر آپ کو یا آپ کے کسی رشتہ دار۔ عزیز یا دوست کو کوئی ایسی ضرورت درپیش ہے جس کو پورا کرنے کے لئے آپ کے مادی ذرائع اور کوششیں بے کار ہو چکی ہیں (خواہ وہ ضرورت آپکی محکمانہ یا کاروباری ترقی اور نفع سے تعلق رکھتی ہو۔ یا کسی شدید بیماری یا مشکل سے رہائی درکار ہو یا کوئی اور اہم معاملہ ہو) تو آپ مجھے دعا کے لئے لکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیہ جماعت اور اس کے مقدس امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور دعا سے آپ کی ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔ اور آپ کی مایوسی کو امید اور کامیابی سے بدل دے گا۔ الا ماشاء اللہ

ہاں یہ مناسب ہے کہ آپ پختہ وعدہ کریں۔ کہ جب خدا تعالیٰ حضرت امام جماعت احمدیہ اور مقدس افراد جماعت کی خاص دعاؤں کی برکت سے آپ کا مقصد پورا کر دے تو آپ سچے دل سے اپنے مالک اور آقا خدا کی طرف رجوع کریں گے۔ اور اس کے پسندیدہ رستہ کو تلاش کرنے اور اس پر چلنے کی پوری کوشش کریں گے۔

نوٹ:۔ خط و کتابت (جو احتیاط سے رکھی جائے گی) مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد ابن حضرت امام جماعت احمدیہ و ناظر دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

تراجم قرآن مجید و لٹریچر کا شاندار کام!

اکنافِ عالم میں ہمارے مبلغین

جماعت احمدیہ اپنے عہد کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" ایفاء اپنے عمل سے کر رہی ہے چنانچہ برصغیر ہند و پاک میں دو صد کے قریب مبلغوں کا جال بچھا ہوا ہے جو رشد و اصلاح اور تربیت و تلقین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ دہلی۔ کلکتہ۔ حیدرآباد دکن۔ بمبئی۔ لاہور۔ پشاور۔ کراچی تبلیغی مراکز سے ہر ایک واقف ہے۔ اس کے علاوہ غیر ممالک میں ہمارے باقاعدہ دار التبلیغ اور مشن قائم ہیں۔ اور بعض جگہ ایک سے زیادہ مبلغ کام کر رہے ہیں۔

غیر ممالک کے مشن۔ غیر ممالک میں جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ سنگاپور۔ سیلون۔ ایران۔ لبنان عراق۔ شام۔ فلسطین۔ ماریشس۔ نیروبی (مشرقی افریقہ) مغربی افریقہ میں لائبیریا۔ لیگوس۔ نائیجیریا گولڈ کوسٹ اور مغربی ممالک میں اٹلی۔ فرانس۔ سپین جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ انگلستان۔ ٹرینیڈاڈ۔ ڈچ گیانا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ بعض اور مشن عنقریب میں کھولے جا رہے ہیں۔

تراجم قرآن

اردو کے علاوہ ذیل کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں۔ سواحیلی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ اور کئی اور زبانوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔

اسلامی لٹریچر

ہند و پاک کی متعدد زبانوں کے علاوہ غیر ممالک مذکورہ بالا کی زبانوں میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ نماز۔ نیز ردِّ عیسائیت کے بارہ میں بہت سا لٹریچر شائع کیا جا چکا ہے۔

رسائل و اخبارات۔ جماعت احمدیہ ایک زندہ اور فعال جماعت ہے۔ اور باوجود اس کی ظاہری غربت کے اس کی زندگی اور فعالیت۔ اسکی تبلیغی مہمات اس کے چندوں کی تیز رفتار۔ اور اس کے مختلف زبانوں میں اخبارات و رسائل کی کثرت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ذیل کے ممالک سے ان کے رسائل و اخبارات جاری ہیں۔ جو روزانہ۔ ہفتہ وار ماہوار اور دو ماہی ہیں۔ ان میں صرف خالص مذہبی جرائد کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ ان کے علاوہ نیم مذہبی اور اصلاحی جرائد بھی جاری ہیں۔

(۱) قادیان (بھارت) دو عدد (۲) مغربی پاکستان میں پانچ عدد۔ (۳) مشرقی پاکستان ایک (۴) سیلون ایک (۵) فلسطین ایک (۶) ریاستہائے متحدہ امریکہ ایک (۷) مغربی افریقہ تین۔

مساجد:۔

جماعت احمدیہ اپنے قیام کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے مساجد کی تعمیر عمل میں لاتی ہے۔ چنانچہ لندن۔ ہیگ۔ نیروبی (مشرقی افریقہ) کی عظیم الشان مساجد کے علاوہ صرف مغربی افریقہ ہی میں کئی سو مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ اور واشنگٹن میں بھی عنقریب زیر تعمیر ہوگی۔

ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو زیادہ سے زیادہ اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق عطا کرے۔ اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی اہمیت کا احساس کرائے تا وہ بھی اس برکت سے محروم نہ رہیں۔ اور ان لوگوں کی آنکھیں بھی کھول دے جو تکفیر کی چھری چلانا جانتے ہیں۔ اور تعمیری کاموں سے غافل ہیں۔ آمین۔

حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی صحت اور ہمارے لئے لمحہ فکریہ

از مکرم سید حمید الدین احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت انجمن احمدیہ جمشید پور

ذیل کے مضمون میں مکرم سید حمید الدین احمد صاحب نے جن امور کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کرائی ہے وہ نہایت ہی ضروری ہیں۔ اس سلسلہ میں احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعاؤں کا تعاہد بھی کرنا چاہیئے۔ اس کی اہمیت و ضرورت حضور ہی کے اپنے حسب ذیل الفاظ سے واضح ہے (ادارہ)

حضور فرماتے ہیں:-

"اب پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں ترقی محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ مجھے رویا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دار و مدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کیلئے دعا کریں۔ اگر آپ لوگوں میں کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرا وجود اسلام اور احمدیت کیلئے ترقی کا موجب ہے اور اسے دینی فائدہ پہونچ رہا ہے تو میرا حق ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کرے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر نومبر ۵۵ء مطبوعہ بدر قادیان ۲۸ر نومبر ۵۵ء)

~~~

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑے ہوئے آج ۶۶ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور مشیت ایزدی کے ماتحت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کیساتھ بتدریج گذر رہا ہے۔ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جماعت کی حالت نشیب و فراز سے گذر رہی ہے، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درد و کرب سے پُر دعائیں بشیر مصلح موعود ایدہ الودود کی باعث ہوئیں اور ہم مصلح موعود کے عہد سعادت میں سے گذر رہے ہیں یہ دور نہایت ہی مبارک ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہم میں وہ مبارک ہستی موجود ہے جس کی شان میں کانّ نزل من السماء کی وحی مبارک نازل ہوئی۔ ایسی مبارک ہستیاں بہت کم ہی آتی ہیں اور جب آتی ہیں تو پھر انقلاب عظیم پیدا کر جاتی ہیں آئندہ نسلیں اس دور پر فخر کریں گی اور ہمیں درود و سلام سے یاد کریں گی بشرطیکہ ہم بھی عدیم المثال ایثار و قربانی سے کام لیں اور اپنے پیارے امام کے اشاروں پر چلنے والے ہوں۔

پیارے امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وطال عمرہٗ کی صحت ایک مدت سے خراب چلی آ رہی ہے اور ایک نا ہنجار شخص نے جب سے حملہ کیا ہے اس وقت سے تو حضور بہت ہی بیمار چلے آ رہے ہیں۔ سفر یورپ کے دوران میں حضور کی صحت میں جو ترقی ہوئی تھی اس میں ہمیں خوشی حاصل ہوئی تھی۔ مگر وہاں سے واپس آنے کے بعد پھر جو رپورٹیں آ رہی ہیں وہ نہایت ہی تشویش کن ہیں ؎

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانے مجھے کیا یاد آیا

میں جب جماعت کی حالت پر غور کرتا ہوں اور ادھر حضور کی صحت پر نظر دوڑاتا ہوں تو کلیجہ دہل جاتا ہے اور پھوٹ پھوٹ کر یہ دعائیں نکلتی ہیں کہ اے صادق الوعد خدا تو ہماری حالت پر رحم فرما۔ اور ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ کے ساتھ عمر نوح عطا کر تاکہ تیرا نور جلد از جلد اکناف عالم میں پھیلے اور ہم اُسکی قیادت میں تیرے انوار کی تکمیل اشاعت کر سکیں۔ آمین ثم آمین۔

دنیا کی موجودہ حالت سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ مادہ پرست قومیں اب مادہ پرستی سے اکتا کر روحانیت کے قریب آ رہی ہیں اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اُن تک پہونچیں اور روحانیت کی چاشنی سے آشنا کریں۔ سائینس کی ترقی کا یہ دور بام عروج تک پہونچ چکا ہے اور ایٹم کی ایجاد نے اس کو ترقی کی انتہائی زینے پر پہونچا دیا ہے۔ ادھر حضور کے سفر یورپ کے حالات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل یورپ کا مزاج اسلام کی طرف راغب ہو رہا ہے اور وہ بدظنیاں اور غلط فہمیاں جو اسلام کے متعلق انکے دلوں میں ایک مدت سے جاگزیں تھیں اب آہستہ آہستہ رفع ہو رہی ہیں (باقی صفحہ ۱۵ پر)

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

ہمارے عزائم

از جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں موجودہ زمانہ کے امام و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام جیسی نعمت سے نوازا۔ الحمد للہ۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں کی صفات میں جہاں کہیں اٰمنوا کا لفظ آیا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعملوا الصالحات بھی فرمایا۔ گویا اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کوئی شخص کسی روحانی سلسلہ میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے جہاں اسے ایمان لانا پڑتا ہے اس کے ساتھ ہی اس پر اچھے اور نیک اعمال بجالانے کی بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے تب ہی وہ شخص صحیح رنگ میں مومن کہلا سکتا ہے اعمال صالحہ میں ادائیگی نماز۔ روزہ رکھنا حج کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ ادائیگی حقوق اللہ و حقوق العباد۔ خدمتِ خلق وغیرہ کام بجالانا شامل ہے۔ اس کے علاوہ بعض اور فرائض بھی ہیں جن کا اعمال صالحہ سے گہرا تعلق ہے۔

اول۔ تبلیغ یعنی خدائی منشاء اور پیغام کی طرف لوگوں کو بلانا اور ان کو قبولیت کی دعوت دینا۔

دوم۔ تربیت یعنی جو لوگ تبلیغ کے نتیجہ میں حق کو قبول کریں۔ ان کو ایمانی اور اقتصادی اور عملی اعتبار سے اس رستہ پر قائم کر دینا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بہترین راہ ہے۔ یہ دو باتیں ہیں۔ جو ہر مامور و مرسل کی بعثت کی علت غائی ہیں۔ تبلیغ اس غرض کیلئے بطور بنیاد کے ہے۔ مگر تبلیغ سے صرف اس قدر مقصود نہیں کہ خالی نام پانیوالوں کی ایک جماعت قائم ہو جائے۔ بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ایمانی اور عملی لحاظ سے لوگوں کی زندگیاں اس طور پر ڈھل جائیں کہ اُن سے رضا الٰہی حاصل ہونے لگ جائے

پس احباب جماعت جہاں اس آسمانی پیغام کو روئے زمین کے ہر فرد تک پہنچانے کا عزم کر لیں۔ وہاں خود اپنے اندر بھی ایک نیک تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے اہل و عیال۔ اعزا و اقرباء کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کے لئے تیار کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"سو اے وے لوگو! جو اپنے تئیں
میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان
پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے
جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کوئی عمل خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ یہ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہ ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا"۔
(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک خاص پروگرام کے تحت تبلیغ اور تربیت کے اہم فریضہ کو بجا لا رہی ہے ذیل میں مبلغین سلسلہ اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ کا سال آئندہ کا پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اسکی روشنی میں اپنی جدوجہد کو تیز کر سکیں اور جو جماعتیں غافل ہیں۔ وہ بیدار ہو جائیں۔ تا ان کے نیک نمونہ کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی احمدیت کے نور سے منور ہوں۔

۱۔ ہر جماعت میں لوکل حالات کے پیش نظر قرآن کریم کی تعلیم اور درس و تدریس کا انتظام کیا جائے۔

۲۔ جماعت کے ہر فرد کو نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ بیع و شراء۔ لین دین وغیرہ دینی مسائل سکھانے کا انتظام ہو۔

۳۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور سلسلہ کی دیگر کتب کا درس جاری کیا جائے۔ تاکہ احباب جماعت کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے واقفیت پیدا ہو۔

۴۔ جماعت کے ہر ناخواندہ فرد کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ کوئی بچہ یا بوڑھا ان پڑھ نہ رہے۔

۵۔ احادیث کے مطالعہ اور درس کا بھی جماعتیں انتظام کریں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ حسنہ سے نیز اسلامی تاریخ سے جماعت کے دوستوں کو واقف کیا جائے نظارت ہذا کی طرف سے سال میں دو مرتبہ جو کتب سلسلہ کا امتحان لیا جاتا ہے اس میں جماعت کے ہر خواندہ فرد کو شامل کیا جائے

۶۔ ہر جماعت میں انصار۔ خدام۔ اطفال اور لجنات کی مجالس قائم کی جائیں۔ اور جہاں قبل ازیں قائم ہیں ان کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اور ان کے مقرر کردہ پروگرام پر چلایا جائے تاکہ جماعت کی تعلیم و تربیت میں یہ مجالس بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

۷۔ مبلغین اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے فرائض اور ذمہ داری کے اعتبار سے مرکز کے نمائندہ ہیں، جماعتوں میں تربیت کی کمی کی وجہ سے جو غفلت اور جمود طاری ہے۔ اس کو دور کرنے کیلئے آپ کمربستہ ہو جائیں۔ عدم تربیت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج جماعت ایک نازک دور میں سے گذر رہی ہے

۸۔ عملی جدوجہد کے علاوہ دعائیں کریں۔ اور جماعت کے ہر فرد کو دعاؤں کا عادی بنا دیں۔

۹۔ ہر مبلغ اور سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت کا فرض ہے کہ وہ اپنی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ باقاعدہ ہر ماہ مقررہ فارم پر نظارت ہذا کو ارسال کرے اور مرکزی ہدایات کی روشنی میں پوری محنت۔ جانفشانی کیساتھ جماعت کی تربیت کے فرائض کو سر انجام دے۔ بہترین کام کرنیوالی جماعت اور مبلغ کی رپورٹ خاص طور پر دعا کیلئے حضور٭

٭ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرماوے۔
~~~

اسلام ۔ پسندیدہ تعلیمات کا مجموعہ

دوسرے مذاہب کے رشیوں منیوں کی بھی اسلام نے اپنے ماننے والوں کے دلوں میں عظمت قائم کی

از مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان

اسلام کے علاوہ دنیا کے باقی مذاہب میں سے ہر ایک مذہب اور اس کے پیرو اس امر کے دعوے دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ (پرمیشور) نے صرف انہی کے خاص مذہب ۔ خاص قوم ۔ خاص خطۂ زمین کو اپنے انعاموں سے روحانی اور جسمانی طور پر نوازا ہے ۔ خدا کی بادشاہت کے وارث اور دینی و دنیاوی طور پر افضل کہلانے اور دوسروں پر حکومت کرنے کے صرف وہی حقدار ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری سب اقوام اور مذاہب نیچ ۔ حقیر اور بدتر سلوک کئے جانے اور محکومیت کی زندگی بسر کرتے رہنے کے مستحق ہیں۔ اُن کے علاوہ نہ کوئی دوسرا مذہب سچا اور نہ اس کے پیشوا اور بزرگ قابلِ احترام حتیٰ کہ اپنے مذہب کی اشاعت میں جبر و تشدد کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے مذہبی تبلیغ اور مذہب کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی رعائت کو ایک نظر بھی پسند نہیں کرتے ۔ اس نظریہ پر کاربند ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ فسادات اور تباہیاں رونما ہوتی ہیں ۔ اور دنیا کے امن کو برباد کرتی رہتی ہیں ۔

اسلام کی خوبی

اسلام اس کوتاہ نظری اور تنگ دلی کو پسند نہیں کرتا ۔ اسلام بآوازِ بلند اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ تمام مذاہب کا منبع و سرچشمہ وہی ذات قدوس ہے تمام مذاہب اور ان کی تعلیمات بنیادی طور پر صداقت کی علمبردار ہیں ۔ اسلام کہتا ہے ۔ کہ صرف کوئی ایک خاص مذہب ۔ کوئی خاص قوم ۔ کوئی خاص خطۂ زمین خدا کی بادشاہت اور اس کے روحانی و جسمانی انعاموں کی وارث اور ٹھیکیدار نہیں ۔ اسلام نے اس امر کا ببانگِ بلند اعلان کیا کہ ہر مذہب و ملت اور ہر ملک میں خدا کے فرستادے نبیوں ۔ رشیوں منیوں اور اوتاروں کی صورت میں ظاہر ہوئے ۔ کسی قوم اور ملک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے روحانی فیض سے محروم نہیں رکھا ۔ اسلام اس بات کا دعوے دار ہے ۔ کہ تمام سچے مذاہب کے پیشوا اور ریفارمر پاک زندگیاں گذارنے والے اور امن و سلامتی اور مہر و محبت کے علمبردار تھے ۔ اسلام واحد مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو یہ زریں تعلیم دی ۔ کہ پیشوایانِ مذاہب اور ہادیانِ اقوام کی عزت و تکریم اور ان کا واجبی احترام ہر شخص کے لئے ضروری ہے ۔

بانی جماعت احمدیہ کا ایک بڑا کارنامہ

یہ نکاتِ معرفت جو قرآن مجید اور اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل بیان کئے تھے ۔ انہیں دنیا کے سامنے کھلے طور پر پیش کرنے کا فخر ایک بار پھر اس زمانہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہوا ۔ آپ نے اپنی تحریرات میں بار بار اس کا ذکر فرمایا ۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں :۔

” آج آسمان کے نیچے ایک ہی کتاب ہے ۔ جو اس اصول پر زور ڈالتی ہے ۔ کہ جن جن نبیوں اور رسولوں کو دنیا کی قومیں صادق مانتی چلی آئی ہیں ۔ اور خدا نے عظمت اور قبولیت ان کی دنیا کے بڑے بڑے حصوں میں پھیلا دی ہے ۔ وہ درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں ۔ زبانِ خلق نقارۂ خدا ایک مشہور مثل ہے ۔ پس جبکہ خدا نے کروڑوں انسانوں کے دلوں میں یہی الہام کیا ۔ کہ وہ لوگ سچے ہیں ۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ خارق عادت کے طور پر ان کی نصرت اور مدد بھی کی ۔ تو یہ ایک دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت وہ خدا کے دوست ہیں ۔ اور ان کی توہین خدا کی توہین ہے “۔

(مضمون مشمولہ چشمۂ معرفت ص۱۵)

کتاب ” پیغام صلح “ جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک مشہور تصنیف ہے ۔ اس میں آپؑ ہندوستان میں بسنے والی اقوام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

” اے ہم وطنو ! وہ دین دین نہیں ۔ جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے ۔ جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو ۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا ۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں ۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں ۔ سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی تارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہیں اور اس کے پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں ۔ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں ۔ کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت سے پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں “۔

آپؑ اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں :۔

” قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں ۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن مجید میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے بندوں کے لئے ان کے مناسب حال اُن کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے ۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا ۔ . . . . قرآن وہ قابلِ تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی ۔ اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا . . . . قرآن شریف نے جتنے نبی تھے کیا یعقوبؑ اور کیا اسحٰقؑ اور کیا موسےٰؑ اور کیا داؤدؑ اور کیا عیسےٰؑ سب کی نبوت کو مان لیا ۔ اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گذرے ہوں یا اور خواہ فارس میں ۔ کسی کو مکار اور کذاب نہیں کہا ۔ بلکہ صاف طور پر کہہ دیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں ۔ اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی ۔ مگر افسوس کہ اس صلح کے نبیؐ کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے ۔ اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے “۔

اسلام کی زریں تعلیم

اسلام کی یہ زریں تعلیم بین الاقوامی تعلقات کو درست رکھنے اور عالمگیر مواخات (بھائی چارہ) کا سلسلہ دنیا میں مضبوطی سے قائم کرنے کے لئے اس قدر اہم ہے ۔ کہ اگر دنیا کی سب اقوام اس پر عمل کریں ۔ تو بہت سے مناقشات جنہوں نے لوگوں کی زندگی کو تلخ بنا رکھا ہے دور ہو جائیں ۔ اور اختلافِ مذاہب کے باوجود لوگ دنیا میں امن و سکون کے ساتھ رہ سکیں ۔

جماعت احمدیہ کی مساعی

جماعت احمدیہ نے اسلام کی تعلیم اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں ” یوم پیشوایانِ مذاہب “ کی بھی بنیاد ڈالی ہے ۔ تاکہ اُس دن جلسے کر کے نہ صرف یہ کہ دوسروں کو اسلام کے ان زریں اصولوں سے آگاہ کیا جائے ۔ بلکہ مختلف خیالات کے لوگوں کے درمیان مفاہمت اور رواداری کے جذبات پیدا کر کے ان کو ایک سٹیج پر جمع کیا جائے جماعت احمدیہ کا ہر فرد دوسرے مذاہب کے بزرگوں کا احترام دل و جان سے کرتا ہے ۔ اور اپنی تقریروں تحریروں اور مجالس میں انہی پاکیزہ خیالات کا اظہار کرتا ہے ۔ اور ہر ایک انسان کو مختلف مذاہب میں مواخات اور خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی تلقین کرتا ہے ۔

دنیا کو اس زریں تعلیم کو بالآخر اپنانا ہی پڑے گا ۔ لیکن کیا ہی بہتر ہو کہ دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے آج ان اصولوں پر کاربند ہو جائے ۔ تاکہ دنیا میں امن و امان کا دور دورہ ہو ۔ اور مختلف مذاہب اور اقوام اس پاک تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے خیر و برکت پائیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے روحانی و جسمانی انعاموں کے وارث ہوں ۔ آمین ۔

اخبار احمدیہ

۲۰ر دسمبر ۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ بسلسلہ مقدمہ کنٹوڈین بٹالہ تشریف لے گئے

۲۱ر دسمبر ۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امورِ عامہ و بکار سلسلہ امرتسر گئے ۔ اور موخر الذکر بمقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن بعدالت جناب سردار مہتاب سنگھ صاحب کسٹوڈین بٹالہ میں پیش ہوئے آئندہ پیشی ۱۲ر جنوری ۱۹۵۶ء کو ہوگی ۔

زائرین

۲۲ر دسمبر ۔ مکرم احمد شیخ مبارک صاحب و مکرم محمد اسلم صاحب کراچی واپس چلے گئے دونوں ۱۸ر دسمبر کو زیارت قادیان کے لئے آئے تھے ۔ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم ۔ اے ۲۲ر دسمبر کو ربوہ سے زیارت کے لئے آئے ۔

اعمال کا پیمانہ

(از مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب انچارج دفتر وکالت مال تحریک جدید قادیان):۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ الاعمال بالخواتیم یعنی اعمال کے حسن وقبح کا پیمانہ اس کا نتیجہ ہے۔ وہی عمل اچھا اور صالح ہے۔ جس کا انجام اچھا ہے۔ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو بڑے اخلاص اور قربانی سے خدماتِ دین بجالاتے ہیں۔ اور ایک عرصہ تک ان خدمات کو بجالاتے رہتے ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ان کا کام سرانجام پائے یا وہ اس جدوجہد اور کوشش میں خدا تعالےٰ کے حضور پہونچ جائیں وہ تھک جاتے ہیں اور ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مثال اس عورت کی طرح ہے جو اپنے سوت کو کات کر آخر میں توڑ دیتا ہے۔

مومن کی یہ شان ہے کہ جب تک اس کی جان میں جان ہے۔ اور اس کے قویٰ میں زندگی کی رمق باقی ہے وہ اپنے مالک وآقا اور قدوس خدا کے لئے قربانی پر قربانی کرتا چلا جائے۔ اور اپنی جان۔ مال۔ عزت۔ وقت اور عزیز واقارب کی محبت کو اس کے لئے نچھاور کردے۔ جو شخص بھی اس قربانی کی توفیق پاتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ یا اس کے دین پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا اس پر احسان ہے کہ اس کو ایسی توفیق عطا کی گئی۔

احباب جماعت احمدیہ پر یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل واحسان ہے۔ کہ اس مادی دور میں جبکہ ہر شخص مادی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اور دینی اور روحانی خدمات کو بجالانے والے شاذ ہی ملتے ہیں اس نے احمدیوں کو دینی خدمات وقربانیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ جانی۔ مالی۔ وطنی اور عزت کی قربانیاں خوشی کے ساتھ پیش کرکے دین کی ترقی اور سربلندی میں ممد ہو رہے ہیں۔

علاوہ لازمی اور شرعی چندہ جات کی ادائیگی کے تحریک جدید کے ذریعہ سے ان کے لئے ایک وسیع میدان مالی قربانیوں کا کھل گیا ہے اور وہ عظیم الشان ترقیات جو اس نظام کے ذریعہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کو حاصل ہوئی ہیں اور آئندہ ہوں گی۔ ان کے جلد از جلد حصول کے لئے ان کو موقعہ مل رہا ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور پیغام پہنچایا جارہا ہے یورپ کے تثلیث کدوں میں نئی نئی مساجد کے ذریعہ سے توحید کی اذان گونج رہی ہے۔ افریقہ کی سیاہ فام بت پرست اقوام خدائے واحد کی حلقہ بگوش بن رہی ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم متعدد زبانوں میں شائع ہوچکے ہیں اور ہورہے ہیں۔ اور ان دور دراز علاقوں میں جہاں پر مخالفین اسلام نے اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام کو نہایت بھیانک اور گھناؤنی شکل میں پیش کیا تھا اور کررہے ہیں اب اسلامی کتب۔ رسائل اور اخبارات کی اشاعت سے اعلاء کلمۃ الاسلام ہورہا ہے۔

الغرض اسلام اور احمدیت کے پھیلانے اور دین حق کی سربلندی کے لئے تھوڑے ہی عرصہ میں جو عظیم الشان کام تحریک جدید کے ذریعہ سرانجام پایا ہے۔ وہ مذہبی دنیا میں حیرت انگیز ہے۔ اور سوائے قرونِ اولےٰ کے مجاہدین کے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

اس کارآمد اور مفید تحریک کے مالی حصہ کو سمجھنے کے لئے ذیل میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کچھ الفاظ تحریر کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت ہندوستان کے لئے خاص طور پر موقعہ ہے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ احمدیت کی بنیاد اور تحریک جدید کی بنیاد سرزمین ہند میں اللہ تعالےٰ کی خاص حکمت کے ماتحت رکھی گئی۔ اس مالی تحریک میں دوسرے تمام احمدیوں سے بڑھ کر حصہ لیں۔

فرمایا:۔

"یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے بہ فضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالےٰ ان کو ان کی موت کے بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جارہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ (تحریک جدید میں) حصہ لیں گے تو اول اللہ تعالےٰ آپ کی مشکلات کو بھی دور فرمادے گا نہیں تو کم سے کم آپ مرنے کے بعد خدا اور اس کے رسول سے شرمندہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر آپ اس دفعہ حصہ لیں گے تو ایک دن ایسا آجائے گا کہ آپ بشاشت کے ساتھ اور آسانی کے ساتھ زیادہ حصہ بھی لے سکیں گے۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے رستہ کھول دیتی ہے"۔

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعتِ اسلام واشاعتِ احمدیت کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے"۔

"آج جو احمدی کہلاتا ہے وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے۔ وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان ومال اور عزت سب کچھ قربان کردوں گا اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے"۔

"جب قیامت کے دن سب لوگ خدا کے سامنے پیش ہوں گے تو انبیاء کے بعد سب سے مقدم وہ شخص ہوگا جس کو دین کی خدمت کا نہ صرف یہ کہ معاوضہ نہ ملا بلکہ اسے جھاڑیں پڑیں اسے گالیاں کھانی پڑیں لیکن وہ خدمتِ دین سے باز نہ آیا ۔ ۔ ۔ ۔"

"یاد رکھو کہ اس وقت اشاعتِ دین کا کام تم ہی کررہے ہو۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں کررہا۔ دنیا میں صرف تم ہی ایک جماعت ہو جو خدا تعالےٰ کے دین کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہو۔ تمہیں شکوہ ہوگا کہ تمہیں وہ لوگ ہو جنہیں خارج از اسلام کہا جاتا ہے تمہیں وہ لوگ ہو جن کے خلاف مولوی اکٹھے ہوکر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ لیکن یہ شکوہ کی بات نہیں اس سے تو تمہارے کام کی عظمت اور شان اور بھی بڑھ جاتی ہے"۔

"باقی تمام لوگوں کا (دفتر اول کے مجاہدین کے علاوہ) فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ہر وقت انسان شامل ہوسکتا ہے لیکن اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم اب پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے۔ جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے۔ پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو حصہ لینا چاہیئے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ بچے بھی اور بوڑھے بھی امیر بھی اور غریب بھی سب لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے دوسرے دور میں شامل ہوں"۔

"جماعتی طور پر یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ قدم آگے بڑھے۔ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض ادا کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ موجودہ تحریک جدید جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہونچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ ہر جماعت کے ہر مرد وعورت۔ جوان اور بوڑھے سے وعدے لے جائیں تو سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوجائے تو ہم اپنے کام کو بہت وسیع کرسکتے ہیں"۔

فرمایا: "اللہ تعالےٰ تحریک جدید کے تمام مجاہدین کو خواہ وہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے اور اسلام کی فتوحات کی مضبوط بنیاد ان کے ہاتھوں سے رکھوا دے"۔

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم پر اپنا خاص فضل فرمائے اور جس طرح اس نے اپنے مامور اور موجودہ زمانہ کے عظیم الشان مصلح کو ہمارے درمیان پیدا کرکے ہمیں سرفراز فرمایا اسی طرح وہ ہمیں جو اُن جماعتوں کے شایانِ شان قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیں اس جہان اور آخرت میں سربلند فرمائے آمین

> "حقیقی مومن وہی ہے جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی سے دریغ نہیں کرتا اور مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی مشکل میں پیش ہو"

نقد ونظر

حیات بقاپوری

اس کتاب کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر فرمایا:۔ "ایک اور کتاب "حیات بقا پوری" ہے جو مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی تصنیف ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیالات وافکار اور فتوے بھی درج کئے گئے ہیں اکابر والہ فرانیا ہے جن کو ایک مرد

[illegible]

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے خطاب

تحریک جدید کی اہمیت ——— اور ——— اس کے شاندار تبلیغی نتائج

نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کر دیں کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے۔

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء

فرمایا:-

اس کے بعد میں تحریک جدید کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کے مطابق تدبیر بھی بڑھتی چلی جانی چاہیئے۔ تمہارے ذمہ جو کام ہیں۔ وہ اتنے عظیم الشان ہیں کہ دنیا کے پردہ پر اس زمانہ میں کسی کے ذمہ وہ کام نہیں۔ ایک زمانہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ بڑا بوجھ تھا صحابہؓ پر۔ چند صحابہؓ تھے۔ جن پر دنیا کی اصلاح فرض تھی۔ پر اب تو وہ صحابہؓ زندہ نہیں۔ اگر آج وہ صحابہؓ زندہ ہوتے۔ تو میں تمہیں کہتا کہ دیکھو یہ تم سے زیادہ بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ مگر وہ تو فوت ہو چکے۔ اب تمہارا زمانہ ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس وقت بھی دنیا میں کوئی جماعت ہے۔ جس پر اتنا بوجھ ہو جتنا تم پر ہے۔ اور تمہارا کام ایسا ہے۔ جو روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جتنا تم چندہ دیتے ہو۔ اتنا ہی تم اگلے چندہ کے لئے اپنے آپ کو مجبور کرتے ہو۔ کیونکہ جب تم چندہ دیتے ہو۔ ہم کہتے ہیں بھئی یہ روپیہ ضائع نہ ہو ایک مشن اور کھول دو۔ جب ہم وہ مشن کھولتے ہیں۔ تو اب اس مشن کو چلانے کے لئے پھر روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر تمہیں کہتے ہیں اور دو۔ ہم دو یا چار یا پانچ مشن کھول کر بند کر دیتے تو خرچ نہ بڑھتا۔ مگر جوں جوں تم چندہ دیتے چلے جاتے ہو۔ ہم کام بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہم کو اور روپیہ مانگنا پڑتا ہے۔ گویا ہماری مثال بالکل اسی قسم کی ہو گئی ہے جیسے کہتے ہیں کسی چیتے نے کوئی سل پڑی ہوئی دیکھی تو وہ سل کو چاٹنے لگا۔ سل چونکہ کھردری ہوتی ہے۔ اس سے خون بہا جسے کھا کر اسے مزہ آیا۔ پھر اس نے اور چاٹی۔ اس نے سمجھا شاید میں سل کھا رہا ہوں۔ حالانکہ اصل میں وہ اپنی زبان ہی کھا رہا تھا ہوتے ہوتے اس کی ساری زبان گھس گئی۔ اسی طرح تم بھی گویا اپنی زبان کھا رہے ہو۔ لیکن فرق یہ ہے کہ چیتے نے تو زبان کھائی تھی۔ اپنے مزہ کے لئے۔ اور تم زبان کھا رہے ہو خدا کے لئے۔ اس کو تو اس کی زبان کا بدلہ نہیں ملتا۔ مگر تم جس کے لئے زبان کھا رہے ہو وہ زبان پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ سارا وجود ہی پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے تمہارے لئے یہ خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کہ تمہاری زبان گھس جائے تو پھر کیا ہو گا۔ اس لئے کہ پھر دوسری زبان تم کو مل جائے گی۔ پھر تیسری زبان مل جائے گی۔ پھر چوتھی زبان مل جائے گی۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں اور بعض دفعہ تو کہہ بھی دیتے ہیں کہ یہ بوجھ زیادہ بڑھایا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ تو میں اس بات کا بھی قائل ہوں کہ خلیفہ کوئی بات ایسی نہیں کر سکتا۔ جس کو کہ بعد میں پورا نہ کیا جا سکے۔ کوئی اس کو مبالغہ کہہ لے۔ کوئی اس کو خود پسندی کہہ لے۔ کوئی کچھ کہہ لے۔ مگر میرا یہ یقین ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ لازمی نتیجہ ہے اس بات کا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کہ جو بھی خلیفہ کام شروع کرے گا۔ وہ اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہو گا اور جب وہ ضروری ہو گا تو جماعت کے اندر اس کی طاقت ہو گی۔ وہ اپنی غفلت سے اس کو پورا کر سکے یا نہ کر سکے۔ یہ اور بات ہے۔ لیکن جہاں امکان کا تعلق ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ناممکن تھا اس جماعت کے لئے۔ اور میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تبلیغ ایسے رنگ میں آ چکی ہے۔ اور مشن ایسے طرز پر قائم ہو چکے ہیں۔ کہ شاید چند مشن اور قائم ہونے کے بعد ہم ساری دنیا میں شور مچا سکیں۔ اگر اس وقت صرف چھ سات مشن اور دنیا میں قائم ہو جائیں۔ تو ایک وقت میں ساری دنیا میں آواز بلند ہو سکتی ہے۔ اور ایسی طرز پر آواز اٹھ سکتی ہے کہ لوگوں کو اسلام کی طرف لازماً توجہ کرنی پڑے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان موجودہ مشنوں کو قائم رکھا جائے۔ اور چھ سات مشن اور قائم کر دیئے جائیں اور مساجد بنائی جائیں۔ اور لٹریچر شائع کیا جائے یہ ساری چیزیں ہو جائیں۔ تو دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اسلام اب دنیا میں سنجیدگی کے ساتھ عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ تم تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کو جمع کیا۔ اور فرمایا۔ مردم شماری کرو۔ مدینہ میں کتنے مسلمان ہیں تو ان کے دلوں میں شبہ پیدا ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے ہیں۔ بہرحال چونکہ آپ کا حکم تھا۔ وہ گئے۔ اور انہوں نے مردم شماری کی۔ اور اس وقت سات سو مسلمان نکلے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آ کر کہا یا رسول اللہ ہم سات سو نکلے ہیں۔ مگر آپ نے کیوں مردم شماری کرائی تھی۔ کیا آپ کو یہ وہم تھا۔ کہ اب مسلمان تباہ نہ ہو جائیں۔ وہ زمانہ جب ہم تباہ ہو سکتے تھے۔ وہ گذر گیا۔ اب تو ہم دنیا میں سات سو ہیں۔ اب ہمیں کون تباہ کر سکتا ہے۔

دیکھو کس قدر یقین اور ایمان ان کے اندر تھا۔ یہی حال تم اپنا سمجھ لو۔ ایک زمانہ وہ تھا۔ جب اسلام کی آواز اٹھانے والا دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ اب تمہارے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ برکت پیدا کی ہے۔ اور تم کو اس برکت کا حامل کرنے والا بنایا ہے۔ امریکہ میں تمہارے مشن ہیں۔ اسی طرح تمہارا مشن انگلینڈ میں ہے۔ ہالینڈ میں ہے۔ جرمنی میں ہے سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ یورپ میں اہم ملکوں کے لحاظ سے اٹلی فرانس اور سپین میں اور مشن ہونے چاہئیں۔ ایشیا میں تمہارا جاپان اور آسٹریلیا میں اور ایک تھائی لینڈ وغیرہ کے علاقہ میں ہونا چاہیئے۔ جو چین وغیرہ میں تبلیغ کو وسیع کر سکے۔ امریکہ میں اگر ہمارے دو مشن اور ہو جائیں۔ یعنی ایک کینیڈا میں اور ایک جنوبی امریکہ کے کسی علاقہ میں تو پھر اس طرح تمہاری تنظیم ہو سکتی ہے۔ کہ تم ایک دم ساری دنیا میں اسلام کی آواز کو بلند کر سکتے ہو۔ اگر اس کے ساتھ لٹریچر مہیا ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف سے زیادہ اعلیٰ لٹریچر کیا ہو گا۔ قرآن شریف شائع ہو گیا ہے۔ اور کئی کتابیں جو ضروری ہیں۔ وہ ہمارے زیر نظر ہیں تو اور بھی آسانی ہو سکتی ہے۔ جوں جوں چھپوانے کی توفیق ہو گی۔ وہ چھپنی شروع ہو جائیں گی۔ اگر جماعت کے مخلص لوگ حصے لے کر اورینٹل پبلشنگ کمپنی کو کھڑا کر دیں اور پریس جاری ہو جائے۔ تو پھر انشاء اللہ جلدی جلدی اور لٹریچر بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ میں نے ایسے لٹریچر مدنظر رکھے ہیں جن کو فوراً ہی لکھوا کر وسیع کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تنظیم ہو جائے۔ تو یہ عیسائیت پر ایک ایسا حملہ ہو جائے گا جس کو رد کرنے کے لئے دشمن کے لئے مشکل پیش آئے گی۔ مثلاً دیکھو میرا قرآن شریف کا دیباچہ شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق متواتر ریویو آ رہے ہیں جرمن سے۔ ہالینڈ سے اور دوسرے کئی ممالک سے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کے متعلق لکھا ہے بعضوں نے گالیاں بھی دی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ بڑی سختی کی گئی ہے۔ مگر تمام کا خلاصہ یہ آتا ہے کہ یہ اسلام کا ایک حملہ ہے جس کے رد کئے بغیر ہم چپ نہیں رہ سکتے۔ مگر یہ دیکھ لو کہ آج تو تم بہت زیادہ ہو (میں نے وہ مثال اسی لئے مدینہ کی دی تھی کہ آج تو تم بہت زیادہ ہو) جب تم ابھی تھوڑے تھے اور جب قرآن شریف سارا نہیں نکلا تھا۔ صرف پہلا سپارہ شائع ہوا تھا۔ اس وقت فورمن کرسچن کالج لاہور کا پرنسپل اور اس کے دو ساتھی جن میں سے ایک عالمگیر محکمہ ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کا اشاعت کتب کا سیکرٹری تھا اور ایک جنرل سیکرٹری تھا۔ یہ تینوں مجھے قادیان میں ملنے آئے۔ باتیں ہوئیں باتیں ہونے کے بعد وہ لوگ اس وقت امریکہ جا رہے تھے) امریکہ چلے گئے۔ چند دنوں بعد سیلون سے وہاں کی جماعت نے مجھے ان کا ایک کٹنگ بھجوایا۔ جس میں ذکر تھا کہ سیلون میں فورمن کرسچن کالج کا جو پرنسپل تھا اس نے تقریر کی اور

اس نے کہا کہ عیسائیت کے لئے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اس کو اسلام کے ساتھ آخری جنگ لڑنی پڑے گی۔ اور اس نے کہا کہ یہ احساس عیسائیوں میں ... عام ہے کہ اب عیسائیت کو ایک آخری جنگ اسلام کے ساتھ لڑنی پڑے گی۔ لیکن کسی کا تو یہ احساس ہے کہ یہ مصر میں لڑائی ہوگی۔ کسی کا یہ احساس ہے کہ کسی اور بڑے مرکز میں ہوگی۔ یورپ میں ہوگی یا امریکہ میں ہوگی۔ مگر میں ایک دورہ سے جو ابھی آیا ہوں۔ میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اسلام اور عیسائیت کی یہ جنگ کسی اور بڑے مقام پر نہیں لڑی جائے گی ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے وہاں لڑی جائے گی۔

دیکھو یہ [illegible] کی بات ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ سینتیس ۳۷ سال اس کے اوپر اور گزر گئے۔ سینتیس سال ہوئے جب ہماری طاقت بالکل کم تھی۔ جب ابھی تحریک جدید کا نام بھی نہیں تھا اس وقت اس شخص کی ذہانت نے بتایا کہ آئندہ اسلام اور عیسائیت کی جنگ قادیان میں ہونی ہے۔ مگر اب تو تمہارے نام سے سارے کے سارے واقف ہیں۔ دیکھو ٹائن بی جو اس وقت سب سے بڑا مورخ مانا جاتا ہے۔ اور قریباً گبن کی پوزیشن اس کو ملنے لگ گئی ہے۔ بلکہ بعض تو اس سے بھی بڑھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا مورخ کبھی نہیں گذرا۔ اس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ دنیا میں جو ردّ و بدل ہوا کرتے ہیں اور تغیرات آیا کرتے ہیں وہ اخلاقی اقدار سے آتے ہیں۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی بڑی چیز ہو یا بڑی طاقت ہو تو اس سے تغیرات ہوتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ پھر اس نے مثال دی ہے اور اس نے لکھا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اب اسلام کی ٹکر ہوگی۔ جس کے سامان نظر آرہے ہیں۔ آگے اس کے مطالعہ کی غلطی ہے۔ اس نے سمجھا ہے کہ شائد یہ جو بہائی ہیں یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ بہرحال وہ کہتا ہے یہ بہائی ازم اور احمدی ازم دو چیزیں نظر آرہی ہیں۔ جن میں مجھے آئندہ لڑائی والی جھلک نظر آرہی ہے۔ ان کے ساتھ ٹکر کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ آئندہ تہذیب کی بنیاد اگلی صدیوں میں اسلام پر قائم ہوگی یا عیسائیت پر قائم ہوگی۔ پھر اس نے ایک مثال دی ہے۔ کہتا ہے ہم تو گھوڑ دوڑ کے شوقین ہیں۔ ہمارے ہاں عام گھوڑ دوڑ ہوتی ہے ہم گھوڑ دوڑ والے یہ جانتے ہیں کہ بسا اوقات جو گھوڑا سب سے پیچھے سمجھا جاتا ہے وہ آگے نکل جاتا ہے تو وہ کہتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ احمدی اس وقت کمزور ہیں کیونکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ پچھلا گھوڑا آگے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح اب تم کو یہ کمزور نظر آتے ہیں۔ لیکن مجھے ان میں وہ ترقی کا بیج نظر آرہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی وقت عیسائیت کے ساتھ ٹکر لیں گے اور شاید یہی جیت جائیں

دیکھو اتنا بڑا شخص جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا مورخ ہے۔ اس کو بھی ماننا پڑا۔ کہ احمدیت کے اندر وہ بیج موجود ہے جس نے عیسائیت سے ٹکر لینی ہے۔ اور پھر ممکن ہے یہی جیت جائیں۔ وہ تو آخر مخالف ہے۔ اس نے ممکن ہی کہنا تھا۔ یہ تو نہیں کہنا تھا کہ یقینی امر ہے کہ جیت جائیں۔ تو اتنے مقام پر پہنچنے کے بعد کتنی شرم کی بات ہے۔ اگر تم اپنا قدم پیچھے ہٹالو۔ تم وہ نمونہ کرو جیسے کہتے ہیں کہ کوئی مغرور شخص تھا۔ اس کو یہ خیال ہوگیا کہ میں بڑا بہادر ہوں۔ اور بہادری کی علامت اس نے یہ مقرر کی ہوئی تھی۔ کہ وہ خوب چربی لگا لگا کے اپنی مونچھیں موٹی کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ اس نے خوب مونچھیں پال لیں۔ کوئی انچ بھر وہ موٹی ہوگئیں۔ اور پھر اس نے ان کو مروڑ مروڑ کر آنکھوں تک پہنچا دیا۔ اور پھر اس نے اعلان کرنا شروع کیا کہ چونکہ مونچھیں بہادری کی علامت ہیں اس لئے خبردار اس علاقہ میں میرے سوا کوئی مونچھ نہ رکھے۔ لوگوں میں مونچھیں رکھنے کا عام رواج تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں جنگی کیریکٹر یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ مونچھیں چڑھائی ہوئی ہوں۔ مگر اس نے جس کی مونچھ دیکھنی پکڑ لینی اور قینچی سے کاٹ ڈالنی اور کہنا خبردار آئندہ جو یہ حرکت کی میرے مقابلہ میں کوئی شخص مونچھیں نہیں رکھ سکتا۔ سارے علاقہ میں شور پڑ گیا۔ آخر لوگوں نے کہا۔ ذلیل کیوں ہونا ہے۔ مونچھیں کٹوا ڈالو۔ ورنہ اس نے تو زبردستی کاٹ ڈالنی ہیں۔ کئی بے چاروں نے گاؤں چھوڑ کر بھاگ جانا۔ اور کسی نے چپ کر کے نائی سے کٹوا دینی۔ نہیں کٹوانی تو اس نے جاتے ہی بازار میں مونچھ پکڑ لینی اور قینچی مارنی اور کاٹ ڈالنی۔ اس سے لوگوں کی بڑی ذلتیں ہوئیں آخر ایک شخص کوئی عقلمند تھا۔ یوں تھا غریب سا۔ اس نے جو دیکھا کہ روز روز یہ مذاق ہو رہا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کی ذلت ہوتی ہے۔ تو اس نے کیا کیا کہ وہ بھی گھر میں بیٹھ گیا اور اس نے مونچھیں بڑھانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ اس نے اس سے بھی زیادہ بڑی مونچھیں بنائیں جب مونچھیں خوب ہوگئیں۔ تو آکر بازار میں ٹہلنے لگ گیا اور ایک تلوار لٹکالی۔ حالانکہ تلوار چلانی بے چارے کو آتی ہی نہیں تھی۔ اب اس پٹھان کو لوگوں نے اطلاع دی۔ کہ خان صاحب چلئے کوئی مونچھوں والا شخص آگیا ہے۔ کہنے لگا کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا فلاں بازار میں ہے۔ پھر دوڑے دوڑے وہاں آئے دیکھا تو بڑے جوش سے کہا تم کو پتہ نہیں۔ مونچھیں رکھنا صرف بہادر کا کام ہے۔ اور میرے مقابل میں کوئی مونچھیں نہیں رکھ سکتا۔ وہ کہنے لگا جاؤ جاؤ بہادر بنے پھرتے ہو۔ میں تم سے بھی زیادہ بہادر ہوں۔ اس نے کہا۔ پھر یہ تلوار کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ وہ کہنے لگا۔ اور کس کے ساتھ ہوگا۔ بہادروں کا فیصلہ ہوتا ہی تلوار کے ساتھ ہے۔ اس نے کہا پھر نکالو تلوار چنانچہ اس نے بھی تلوار نکال لی۔ اور اس نے بھی تلوار نکال لی۔ حالانکہ اس بے چارے کو تلوار چلانی ہی نہیں آتی تھی۔ جب وہ تلوار نکال کر کھڑا ہوگیا۔ تو یہ کہنے لگا۔ دیکھو بھئی خان صاحب ایک بات ہے۔ اور وہ یہ کہ میرا اور آپ کا فیصلہ ہونا ہے کہ ہم میں سے کون بہادر ہے۔ لیکن ہمارے بیوی بچوں کا تو کوئی قصور نہیں۔ فرض کرو میں مارا جاؤں۔ تو میری بیوی کا کیا قصور ہے۔ کہ بیچاری بیوہ بنے اور میرے بچے یتیم بنیں۔ اور تم مارے جاؤ تو تمہاری بیوی اور بچوں کا کیا قصور ہے خواہ مخواہ ظلم بن جاتا ہے۔ اس نے کہا۔ پھر کیا علاج ہے۔ کہنے لگا علاج یہی ہے کہ میں جا کے اپنے بیوی بچوں کو مار آتا ہوں۔ اور تم جا کے اپنے بیوی بچوں کو مار آؤ۔ پھر ہم آپس میں آکر لڑیں گے۔ پھر تو ٹھیک ہوئی بات۔ اب خواہ مخواہ اپنی اس لڑائی کے ساتھ دوسروں کو کیوں تکلیف دینی ہے۔ یہ بات بیچارے خان صاحب کی سمجھ میں آگئی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ اور اپنے بیوی بچوں کو مار کر آگئے۔ اور یہ وہیں بیٹھا رہا۔ جس وقت وہ واپس پہنچا کہنے لگا۔ نکالو تلوار۔ اس نے کہا نہیں میری رائے بدل گئی ہے۔ اور یہ کہہ کر اس نے اپنی مونچھیں نیچی کریں۔ تو کیا اب تم وہی کرنا چاہتے ہو۔ تم تھوڑے سے تھے۔ جب تم دنیا میں نکلے اور تم نے نکل کر دنیا سے منوا لیا کہ اگر اسلام کی عزت رکھنے والی کوئی قوم ہے تو صرف احمدی ہیں۔ تم نے دنیا سے منوا لیا کہ اگر عیسائیت کا جھنڈا نیچا کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہی دلیلیں ہیں۔ جو مرزا صاحب نے پیش کی ہیں۔ جب عیسائیت کانپنے لگی۔ جب وہ تھرتھرانے لگی جب اس نے سمجھا۔ کہ میرا مذہبی تخت مجھ سے چھینا جا رہا ہے اور یہ تخت چھین کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا جا رہا ہے۔ تو تم نے کہا۔ ہم اپنی مونچھیں نیچی کرتے ہیں۔ کیسی افسوس کی بات ہے یہی تو وقت ہے تمہارے لئے قربانیوں کا۔ یہی تو وقت ہے تمہارے لئے آگے بڑھنے کا۔ اب جبکہ میدان تمہارے ہاتھ میں آرہا ہے۔ تم میں سے کئی ہیں۔ جو پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو اس قسم کی عزت کا موقع اور اس قسم کی برکت کا موقع اور اس قسم کی رحمت کا موقع اور اس قسم کے خدا تعالےٰ کے قرب کے موقعے ہمیشہ نہیں ملا کرتے۔ سینکڑوں سال میں کبھی یہ موقعے آتے ہیں۔ اور خوش قسمت ہوتی ہیں وہ قومیں جن کو وہ موقعے مل جائیں۔ اور وہ اس میں برکتیں حاصل کریں۔

نوجوانوں کو میں خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدام کے ذریعہ سے تم نے بڑے بڑے اچھے کام کرنے شروع کئے ہیں۔ خدمتِ خلق کا تم نے ایسا عمدہ لاہور میں مظاہرہ کیا ہے۔ کہ اس کے اوپر غیر بھی عش عش کرتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم روزانہ اپنی زندگیوں کو اس طرح سنوارتے چلے جاؤ گے۔ کہ تمہارا خدمتِ خلق کا کام بڑھتا چلا جائے۔ لیکن یہ کام سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اسلام کی خدمت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔ اور اسلام کی تبلیغ کا دنیا میں پھیلانا یہ ناممکن کام اگر تم کر دو گے۔ تو دیکھو کہ آئندہ آنے والی نسلیں تمہاری اس خدمت کو دیکھ کر کس طرح تم پر اپنی جانیں نچھاور کریں گی۔ کیا آج تم میں سے کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج ایشیا میں سے کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج افریقہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج امریکہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کیا آج چین اور جاپان کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ یا شمالی علاقوں کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ اسلام غالب آجائے گا۔ اور عیسائیت شکست کھا جائے گی۔ کیا کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ ربوہ جو ایک کوردہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ایک شور زمین والا جس میں اچھی طرح فصل بھی نہیں ہوتی۔ جس میں پانی بھی کوئی نہیں اس ربوہ میں سے وہ لوگ نکلیں گے۔ جو واشنگٹن اور نیویارک اور لنڈن اور پیرس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ تو یہ تمہاری حیثیت ہے۔ کہ کوئی شخص نہ دشمن نہ دوست یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ کہ تم دنیا میں یہ کام کر سکتے ہو۔ مگر تمہارے اندر خدا تعالےٰ نے یہ قابلیت پیدا کر دی ہے۔ تمہارے لئے خدا تعالےٰ نے یہ وعدے کر دیئے ہیں۔ بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو۔ اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو۔ اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو۔ تو خدا تعالےٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاج تم چھین لاؤ گے۔ اور تم پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے۔ تم تو چند پیسوں کے اوپر ہچکچاتے ہو۔ مگر خدا کی قسم اگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو ذبح کرنا پڑے تو یہ کام پھر بھی سستا ہے۔

پس نوجوانوں کو یہ سوچ لینا چاہئے۔ کہ ان کے آباء نے قربانیاں کیں۔ اور خدا کے فضل سے وہ اس

احمدیہ مشن فلسطین کی دس ماہی رپورٹ

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ

یہ رپورٹ از جنوری ۱۹۵۵ء سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک کی ہے۔ (۱) احمدیہ مشن فلسطین یا اسرائیل کا مرکز حیفا شہر میں ماؤنٹ کرمل (جبل الکرمل) پر واقع ہے۔ جہاں جماعت کی مسجد۔ احمدیہ مشن ہاؤس۔ احمدیہ پریس۔ احمدیہ لائبریری۔ احمدیہ بکڈپو اور احمدیہ سکول موجود ہیں

(۲) احمدیہ مشن حیفا اپنے تمام تبلیغی اخراجات (رسائل) خود برداشت کرتا ہے۔ اور مرکز کو چندہ عام و وصایا اور صدقات وزکوٰۃ کا ½ حصہ اور تحریک جدید کا سارا چندہ پیش کرتا ہے۔ اور دیگر خاص مرکزی ہنگامی چندوں میں بھی حصہ لیتا ہے۔

(۳) ۱۹۴۸ء کے قیامت نما انقلاب سے پہلے تمام عربی ممالک احمدیہ مشن حیفا کے حلقہ تبلیغ میں شامل تھے مگر اب صرف مندرجہ ذیل ممالک، احمدیہ مشن حیفا کے حلقہ تبلیغ میں ہیں:۔

اسرائیل۔ عدن۔ سوڈان۔ حبشہ۔ خلیج فارس جنوبی امریکہ میں مہاجر عرب یعنی ارجنٹائن۔ شمالی افریقہ انڈیا۔ ٹرکی۔ اور ان سب ممالک میں بذریعہ نشر و اشاعت احمدیہ لٹریچر (اشتہارات۔ رسالہ البشریٰ۔ عربی کتب) دعوۃ وتبلیغ اسلام واحمدیت کا حسب استطاعت کام کیا جاتا ہے۔

(۴) مشرقی افریقہ سے شروع سال رواں میں برادرم مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مع اپنی اہلیہ صاحبہ اسرائیل میں پہونچے۔ جن کا اسرائیل کے اخبارات اور جماعت احمدیہ اسرائیل کی طرف سے شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ان کو سارے (غیر ملٹری) اسرائیل کی سیر وسیاحت کرواکر واقفیت کروا دی گئی۔

(۵) کبابیر میں مدرسہ جاری رہا۔

(۶) جنوری ۱۹۵۵ء تک بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہونے والے اصحاب کی تعداد اکانوے ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

(۷) جماعت احمدیہ بلاد عربیہ کے دو مخلص احمدی احباب الحاج محی الدین الحصنی (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مصر) اور ابراہیم عباس فضل اللہ (آنریری مبلغ سوڈان) اس سال ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وغفر اللہ لھما۔

(۸) گذشتہ سال ۱۹۵۴ء-۱۹۵۵ء میں احمدیہ مشن حیفا کو ۳۲۳۲/- اسرائیلی پونڈ (ہر قسم کے چندہ کے حساب میں) وصول ہوئے۔ اس سال مئی سے اکتوبر تک ۱۷۰۰/- پونڈ یعنی تقریباً سات ہزار روپیہ آمد ہوچکی ہے سال رواں کے لئے ۱۴۰۰-۱۵۰۰ پونڈ (یعنی تقریباً چار ہزار روپیہ) کا تحریک جدید کا وعدہ جو نوے فیصدی اس وقت وصول ہو چکا ہے۔ بقیہ دس فیصدی بھی آئندہ دو ماہ میں وصول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۹) ہمارا عربی رسالہ (البشریٰ) خدا تعالےٰ کے فضل سے ماہوار شائع ہورہا ہے۔ آجکل رسالہ البشریٰ تیس۳۰ مختلف ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچتی ہے۔

(۱۰) رسالہ البشریٰ کے علاوہ تین نئی عربی کتابیں بفضلہ تعالےٰ شائع کی گئیں۔ جن کے نام یہ ہیں:۔

(ا) "الاسلام" (لیکچر سیالکوٹ کا عربی ترجمہ از خاکسار محمد شریف) ۵۲ صفحات

(ب) الوصیۃ (رسالہ الوصیۃ کا عربی ترجمہ از خاکسار محمد شریف) ۶۲ صفحات چھوٹا سائز۔

(ج) "نداء المنادی" حصہ سوم مولفہ خاکسار محمد شریف ۱۲۰ صفحات۔

(د) چوتھی کتاب "نداء المنادی" حصہ چہارم مولفہ خاکسار محمد شریف انشاء اللہ جلسہ سالانہ سے قبل شائع ہونے والی ہے ۵۲ صفحات

میزان ۲۸۶ صفحات

(۱۱) رسالہ البشریٰ اور مذکورہ بالا کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل ۸ نئے عربی اشتہارات شائع کئے گئے۔ جن کی مجموعی تعداد سات ہزار ہے۔

(ا) شرائط بیعت (عربی) ۴ صفحے

(ب) ارض مقدسہ میں جماعت احمدیہ (عربی) ۸ صفحے

(ج) ارض مقدسہ میں جماعت احمدیہ (عبرانی) ۴ صفحے

(د) موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوگی (از اسلامی اصول کی فلاسفی ترجمہ از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب) ۲۰ صفحات

(ھ) حضرت مسیح موعودؑ اور شکریہ گورنمنٹ برطانیہ ۴ صفحات

(و) دجال اور یاجوج وماجوج کی حقیقت ۸ صفحات

(ز) وفات مسیح پر ارض مقدسہ کے ایک جلیل القدر عالم کی شہادت ۲۴ صفحات۔

(ح) حق الیقین تک پہونچنے کا راستہ (مسیح موعود پایا ۵ لاانا) ۸ صفحات۔

میزان ۸۰ صفحات

(۱۲) باوجود اخراجات ڈاک نہایت محدود رکھنے کے دو صد خطوط لکھے گئے اور یہ سب مخلصین سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں اور مالی نصرت کا نتیجہ ہے والحمد للہ رب العالمین۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

از حیفا ۲۷-۱۰-۵۵

بقیہ تقریر جلسہ سالانہ

صحیح مقام پر پہونچے۔ کچھ ان میں سے فوت ہوگئے اور کچھ اپنا بوجھ اُٹھائے چلے جارہے ہیں میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ اب وہ آگے بڑھیں۔ اور اپنی قربانیوں سے ثابت کردیں۔ کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے۔ جس قوم کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ قوم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتی ہے۔ اور جس قوم کی اگلی نسل پیچھے ہٹتی ہے۔ وہ قوم بھی پیچھے ہٹنی شروع ہوجاتی ہے۔ کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے۔ کچھ عرصہ تک تمہاری مصیبتیں بھیانک ہوتی چلی جائیں گی۔ کچھ عرصہ تک تمہارے لئے ناکامیاں ہر قسم کی شکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی۔ لیکن پھر وہ وقت آئے گا جب آسمان کے فرشتے اتریں گے اور وہ کہیں گے۔ بس ہم نے ان کا دل جتنا دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ جتنا امتحان لینا تھا لے لیا۔ خدا کی مرضی تو پہلے سے یہی تھی۔ کہ ان کو فتح دے دی جائے۔ جاؤ ان کو فتح دے دو۔ اور تم فاتحانہ طور پر اسلام کی خدمت کرنے والے اور اس کے نشان کو پھر دنیا میں قائم کرنے والے قرار پاؤ گے۔ پس بڑوں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں اور بچوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں حصہ لیں۔ اور وقف زندگی کریں۔ تاکہ تمہاری قربانیوں کے ذریعہ سے پھر اسلام طاقت اور قوت پکڑے۔

الفضل مورخہ ۲۸-۱-۵۵

اصحابِ احمدؑ

اور احباب جماعت کا فرض

حضرت رسول کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جو بھی ان کی اقتدا کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں۔ اس لئے آپ کے صحابہ کے حالات کو پڑھ کر ان کی پیروی کرنے کی کوشش کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ ان صحابہ کرام نے اپنی مالی اور جانی قربانیاں پیش کرکے احمدیت کی ترقی اور اس کی بنیادوں کی مضبوطی کے لئے بیشمار مخلصانہ مساعی کیں۔ انہوں نے سخت مخالف حالات۔ بغض وعداوت اور کفر کے فتووں کی موجودگی میں اپنا سب کچھ احمدیت پر قربان کردیا۔ اور آسمانِ احمدیت پر چمکتے ہوئے ستارے بن گئے۔ ان میں سے بیشتر اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ لیکن ان کا وہ کردار ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جو انہوں نے احمدیت کے قبول کرنے اور اس پر قائم رہنے کے لئے سرانجام دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مخلص صحابہ کے حالات زندگی جو احمدیت کی تاریخ کا ایک اہم جزو ہیں۔ اور جس طرح حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنی ساری عمر تاریخ کو محفوظ اور مرتب کرنے میں گذاری ہے انہی کے نقش قدم پر چل کر اب اس قیمتی سرمایہ کو جماعت کے سامنے پیش کرنے کا مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے شروع کیا ہے وہ ابتک بہت سے صحابہ کے حالات کتابی صورت میں اصحاب احمد جلد اول اور اصحاب احمد جلد دوم کی صورت میں شائع کرچکے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی "اصحاب احمدؑ" نام کا ایک رسالہ بھی جاری کرچکے ہیں۔ جو ہر دو ماہ کے بعد قادیان سے شائع ہوتا ہے اس رسالہ میں صحابہ کرام کے حالات زندگی کے علاوہ انکے بعض خطوط بھی شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے انکے اسوہ حسنہ اور احمدیت کی ترقی کے لئے مخلصانہ مساعی کا علم ہوتا ہے۔ یہ کتابیں اور یہ رسالہ ہر اس مخلص احمدی کے لئے جو اپنے آپ کو صحابہ کرام کے رنگ میں ڈھالنا چاہے مشعل راہ ہے۔ اور جماعت کے لئے ایک قیمتی سرمایہ۔ جس کی پوری پوری قدر کی جانی ضروری ہے۔

لہٰذا میں اس تحریک کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان کتابوں کو منگوا کر پڑھیں اور رسالہ کی خریداری میں حصہ لے کر مصنف کی عرقریزی اور محنت کی قدر دانی کا ثبوت دیں! اصحاب احمد جلد دوم کی قیمت چار روپے ہے اور دو ماہی رسالہ اصحاب احمد کا سالانہ چندہ -/۸/۲ روپے ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کے خطوط معہ بلاک و چربے بھی "مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم" کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ جن کی قیمت فی کاپی ۲/۴/- ہے۔ "مکتوبات اصحاب احمد" جلد اول جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خطوط پر مشتمل ہے بھی شائع ہو چکے ہیں اس کی قیمت ۸/۱ فی کاپی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ

محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی وفات پر اظہار تعزیت

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ قادیان محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے سابق امام مسجد لندن کی اچانک وفات پر سخت قلق کرتے ہوئے نہایت گہرے رنج وافسوس کا اظہار کرتی ہیں۔ محترم درد صاحب نے اپنی تمام زندگی میں اہم جماعتی اور قومی خدمات سرانجام دیں۔ ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کا وعدہ اور ہمارا فرض

از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

گذشتہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کی تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ہمیشہ اپنے قائم کردہ ماموروں کی غیر معمولی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے۔ اور بظاہر مخالف حالات کے باوجود ان کی کامیابی کے وعدہ کو پورا کر کے بار بار اس حقیقت کو دنیا پر آشکار کرتا ہے کہ جس امر کا آسمان پر فیصلہ ہو جائے دنیا کی کوئی طاقت اس کے نفاذ میں روک پیدا نہیں کر سکتی بے شک درمیان میں بہت سی رکاوٹیں اور مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں جن کو اپنی ظاہر بین آنکھوں سے دیکھتا ہوا بے خبر اور غافل انسان یہ سمجھتا ہے کہ وقت کی رفتار اور اسباب و ذرائع کے اعتبار سے خدا کے نام پر آواز بلند کرنے والے کی پکار مادی دنیا کے زنگ آلود ماحول میں دب کر رہ جائے گی۔ اور خدا کے مرسل کے دعوے واقعات کی دنیا میں کبھی پورے نہیں اتریں گے۔ لیکن کچھ عرصہ کی درمیانی روکوں اور عارضی مصائب و مشکلات کے امتحانی دور کے بعد دنیا دیکھ لیتی ہے کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

انقلاب عظیم

چنانچہ ابتدائے آفرینش سے اس کا کرشمہ ہر نبی وقت کی کامیاب زندگی اور مخالفین کی ناکامی میں نہایت واضح طور پر نظر آتا ہے۔ حتیٰ کہ آج سے پونے چودہ سو سال پیشتر جبکہ دنیا میں ضلالت و گمراہی انتہاء کو پہونچ کر ظہر الفساد فی البر والبحر کا نمونہ نظر آنے لگا۔ تو اللہ تعالیٰ کی غیرت اور رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں مبعوث فرمایا۔ حضور کی آواز کو مشرکین مکہ نے دبانے کی ہر چند کوشش کی اور اس کے لئے طرح طرح کے حیلے اختیار کئے یہاں تک کہ آپ کو مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا پڑا۔ مدینہ میں بھی کئی سال مصائب و مشکلات میں گذرے۔ جن میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینی پڑی اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کو غیر متوقع حالات میں وہ عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی جس کی مثال ازمنہ گذشتہ میں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتی۔

اسی طرح اس زمانہ میں بھی جبکہ غیر تو غیر مسلمان کہلانے والے بھی اسلام کی صحیح تعلیم کو چھوڑ چکے تھے دنیا کی روحانی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ اسلام کی صحیح تعلیم کو ازسرنو زندہ کر کے تمام بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا دے۔ دنیا والوں نے اپنی قدیم عادت کے مطابق اس کی ہر طرح سے مخالفت کی۔ اور اس وقت کے علماء نے آپ پر کفر کے فتوے صادر کر کے آپ کو جھٹلانے کی ہر ممکن ناجائز تدابیر اختیار کیں۔ لیکن جس طرح گذشتہ زمانہ میں کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کا وعدہ ہر موقع پر بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا رہا اسی طرح اس زمانہ میں بھی پورا ہونا ضروری تھا۔

پس مخالفین کی شدت ظلم و ستم جماعت کی ترقی کے راستہ میں روک نہ بن سکی اور آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام دنیا کے ہر ملک میں زندہ خدا کا پیغام سنانے کے لئے موجود ہیں۔ اور عنقریب وہ زمانہ آرہا ہے۔ جبکہ امتحان اور آزمائش کی ساعتیں ختم ہو کر جماعت کے لئے مزید کامیابیوں اور ترقیوں کے راستے وا ہو جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

ہمارا فرض

جب ابتلاء اور آزمائش کے لمحات خدا کی طرف سے آئیں اور کچھ انعام کے لئے آئیں تو ہمارا کیا فرض ہوگا۔ ہمارے سوچنے اور عمل کا اندازہ کیا ہونا چاہیئے؟ اس طرف بھی خود اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم نیکی کے اعلےٰ مقام کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں وہ چیز قربان نہ کرو۔ جس سے تم کو محبت ہے اس آیت کریمہ کی تشریح کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"۔

اس غرض کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والا ہر دوست دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد باندھتا ہے اور یہ ہی ایک ایسا عظیم الشان گر ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم میں سے ہر ایک انفرادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو سکتا ہے۔ اور یہ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے جماعتی ترقیات کا یقینی وعدہ قریب سے قریب تر ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک نئی زمین اور نیا روحانی آسمان مقدر ہے:۔

ظاہر ہے کہ الٰہی جماعتوں کیلئے جب کامیابی یقینی اور قطعی ہوتی ہے۔ وہاں عارضی امتحانوں اور مشکلات کا آنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے یہ امتحان صرف اس لئے آتے ہیں تا صادق کا صدق ظاہر ہو سکے۔ اور ہماری ثابت قدمی اور استقلال کے بعد اللہ تعالیٰ ہم پر غیر معمولی فضلوں اور انعامات کا نزول فرمائے۔ پس جس طرح سابقہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں نے خندہ پیشانی کے ساتھ مشکلات و مصائب کا سامنا کیا اور بالآخر کامیابی و کامرانی کے دروازے تک پہونچے۔

اسی طرح اس زمانہ میں تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکانے کا عظیم الشان مقصد ہمیں اس بات کی دعوت دے رہا ہے۔ کہ ہم غیر معمولی ایثار و ہمت اور قربانی سے کام لے کر مصائب و مشکلات کے پہاڑوں سے ٹکراتے ہوئے دیوانہ وار آگے بڑھیں اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے عمل سے یہ ثبوت دیں کہ ہم درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں:

موجودہ نازک دور

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کا موجودہ دَور ایک غیر معمولی مشکلات کا نازک دور ہے۔ جس میں ہم نے اپنی ذاتی اور خاندانی پریشانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے قلوب میں اس بات کے احساس کو زندہ کرنا ہے کہ ایک زندہ خدا زندہ رسول کی واحد جماعت ہیں اور اللہ تعالےٰ کے نام کی بلندی ہمارا نصب العین ہے اور ہم نے اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے تمام دنیا میں پہنچانا ہے اور ہمیں اس پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں خوشی سے پیش کرنی ہیں تا روحانیت سے پیاسی دنیا کو زندگی کا پانی میسر آئے اور نا بھٹکی ہوئی دنیا مادی معبودوں سے ہٹ کر اپنے مالک حقیقی کے سامنے سربسجود ہو۔

مالی قربانیوں کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنے متبعین کو دیگر قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہاں تبلیغ و اشاعت اور سلسلہ کی دیگر ضروریات کے لئے اپنے مال کے ایک حصہ کو باقاعدہ ماہ بماہ ادا کرنے کا بھی ارشاد فرمایا اور جماعت کے ہر فرد پر یہ فرض قرار دیا کہ وہ نظام سلسلہ کے ماتحت مالی قربانیوں میں حصہ لے اور اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں جماعت کے ہر فرد کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن یہ امر قابل افسوس ہے کہ ہم جہاں اللہ تعالےٰ کے وعدوں کو جلد پورا ہوتے دیکھنے کے متمنی ہیں وہاں اپنے فرض کی ادائیگی میں کافی حد تک کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔ اور ابھی جماعتوں میں متعدد افراد ابتک موجود ہیں جنہوں نے باوجود امام وقت کو پہچاننے کے انفاق فی سبیل اللہ کے احکام سے غفلت اختیار کر رکھی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ نبیوں کی جماعتوں والا معاملہ ہم سے نہیں ہوگا تو یقیناً ہم دنیا کو بھی دھوکا دیتے ہیں اور خدا تعالےٰ کو بھی۔ یہ ممکن نہیں کہ مومنوں کو خطرناک ابتلاؤں میں سے نہ گذرنا پڑے۔ پس یہ مشکلات جو عارضی ہیں بے شک ان کو بھی اپنے سامنے رکھو۔ مگر جو اصل مشکلات ہیں۔ ان کو مت بھولو۔ یہ چیز ہی کہ تم نے دس فی صدی کی بجائے پندرہ فی صدی چندہ دے دیا صرف تمہیں بیدار رکھ سکتی ہے۔" (باقی صفحہ پر)

سیلاب زدگان کیلئے جماعت احمدیہ کیطرف سے امداد

جماعت احمدیہ کا قیام اس لئے عمل میں آیا ہے تاکہ اسلامی اخلاق از سر نو پیدا کئے جائیں۔ جماعت احمدیہ کالے گورے، مسلم وغیر مسلم تک کی بھی اس امر میں امتیاز نہیں کرتی اور تکلیف کے وقت سب کی امداد کے لئے سرگرم ہوتی ہے۔ جب مکہ میں شدید قحط پڑنے کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی۔ تو حضورؐ نے ابو سفیان کو مکہ کے مکرمہ میں پانصد اشرفیاں تقسیم کرنے کے لئے بھجوائیں۔ قادیان میں تقسیم ملک سے پہلے بھی اور اب بھی اس نظریہ کے مطابق جماعت احمدیہ خدمت خلق کا کام کرتی رہی ہے۔ قادیان کے ارد گرد نہایت تباہی خیز اور بربادی انگیز سیلاب آیا۔ مرکز قادیان نے نواح میں جو بے لوث خدمات سر انجام دیں۔ اور طبی امداد کی دہلی کے موقر ہفت روزہ "ریاست" نے بھی اس کی بہت تعریف کی ہے۔

ذیل میں ہندو پاکستان کے اندران دنوں جو خدمت خلق کا کام جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا گیا بطور نمونہ چند ایک مقامات میں اس کام کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے بہت سے دیگر مقامات میں بھی خدمت خلق کا کام ہوا مگر طوالت کی خاطر اس خلاصہ میں شامل نہیں (ایڈیٹر)

لاہور "خدام الاحمدیہ کی امدادی سرگرمیاں" کے زیر عنوان موقر روزنامہ "ملت" لاہور مورخہ ۱۷ر اکتوبر رقمطراز ہے:-

"مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے آج بھی مختلف سنٹروں میں سیلاب زدگان کی امداد کا کام جاری رکھا۔ ایک پارٹی نے محکمہ سول ڈیفنس کے Rescue آفس میں ایمرجنسی سروس کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور سارا دن ان کے ماتحت کام کرتے رہے۔ مجلس کے سلطان پورہ سنٹر کے خدام کوٹ خواجہ سعید۔ مندر کالو رام۔ مڑھی شیر سنگھ اور رنگ محل پورہ میں پانی کو عبور کرتے ہوئے گئے۔ اور تین صد افراد کو بھی امداد پہونچائی۔ اور اس کے علاوہ کچا گوشت تقسیم کیا گیا۔ شاہدرہ سنٹر کے خدام ڈھیر کرول۔ جادا۔ دوگاپی گل۔ گورنمنٹ راشی فارم اور کالا شاہ کاکو گئے۔ اور تقریباً ڈیڑھ صد افراد کو کونین کے ٹیکے لگائے گئے۔ قصور کے سنٹر میں کام کرنے والے خدام قصور۔ وزیر پور۔ کھریڑ اور بورڑا میں گئے۔ اور بعض جگہ سترہ سترہ میل تک پیدل پانی میں سفر کیا اور سیلاب زدگان تک پہونچے۔ اور انہیں ہر قسم کی امداد پہونچائی گئی۔"

"مجلس خدام الاحمدیہ لاہور" کے زیر عنوان ملت مذکور مورخہ ۲۰ر اکتوبر رقمطراز ہے:-

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ آج بھی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تین پارٹیاں مختلف جگہوں پر امدادی کام میں مصروف رہیں۔ سلطان پورہ ریلیف سنٹر سے شاد باغ بھمری شاہ۔ وسن پورہ اور تاج پورہ کے علاقوں کو طبی امداد پہونچائی گئی۔

احمدی مستورات کے ایک وفد نے شاہدرہ اور اس کے ملحقہ علاقوں میں ۲۶ مستحق افراد میں پارچات اور ایک صد مریضوں میں ادویات تقسیم کیں۔ اس علاقہ میں خدام کے ایک وفد نے بھی علاوہ ادویات کے دیا سلائی اور موم بتیاں تقسیم کیں۔

ربوہ سے خدام الاحمدیہ کے ۱۷۔ افراد پر مشتمل ایک اور قافلہ آج ۱۱ بجے شاہدرہ پہونچ گیا ہے۔ سیلاب زدگان کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر کیمپ لگائے جائیں گے۔ نارنگ۔ کالا خطائی اور چھپڑ۔"

لاہور کے انگریزی روزنامہ سول ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ عین اس وقت جبکہ سیلاب کا خطرہ زوروں پر تھا۔ اور تمام سیاسی اور سماجی تنظیموں نے چپ سادھ رکھی تھی احمدیہ ریلیف کمیٹی نے نہایت بے تابانہ طریق پر ریلیف کا کام شروع کیا۔ اور ڈپٹی کمشنر کو خدمات پیش کیں۔ اور ان کے کہنے کے مطابق مختلف علاقوں میں کام کیا۔ اور بیس ہزار روپے کی مالیت کے پارچات ادویہ وغیرہ تقسیم کیں۔ اب تیزی کے ساتھ تباہ شدہ بستیوں کو از سر نو تعمیر کیا جا رہا ہے۔"

سیالکوٹ (۱۹ر اکتوبر تک) جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے متعلق افراد نے اپنا کاروبار بند کر کے آٹھ مراکز قائم کر کے ریلیف کا کام کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سے مل کر ایسے علاقوں کی تفصیل معلوم کی جہاں ریلیف کے کام کی زیادہ ضرورت ہے۔ ایک ہزار پارچات۔ کمبل اور رضائیاں احمدی جماعتوں سے جمع کر کے سیلاب زدگان میں تقسیم کیں۔ نیز اشیائے خوردنی بھی تقسیم کیں۔ ڈپٹی کمشنر نے ان بے لوث خدمات کا اعتراف کیا۔ اور ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان نے بھی خوشنودی کا اظہار کیا۔

(۲۰ر اکتوبر) ہمارے تین ڈاکٹروں کو جن میں سے دو ربوہ سے آئے تھے حکام نے تین تحصیلوں میں انچارج مقرر کر کے روانہ کر دیا ہے۔ ظفروال (سیالکوٹ) چندہ جمع کر کے مجلس خدام الاحمدیہ نے بارشوں سے منہدم مکانات کی تعمیر کے سلسلہ میں امداد کا کام کیا۔

(۲۱ر اکتوبر) تحصیل شکر گڑھ میں دو ہزار پارچات۔ نمک۔ گڑ۔ ماچس اور برتن بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔

(۲۲ر اکتوبر) وزیر اعلےٰ ڈاکٹر خانصاحب اور سردار عبد الحمید دستی وزیر کے دورہ پر خدام نے رپورٹ پیش کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے وزیر اعلےٰ کے پاس خدام کے کام کی تعریف کی۔

بدوملہی۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے نشیبی علاقوں سے لوگوں کو مع سامان واہل وعیال محفوظ مقامات پر منتقل کیا۔ جب بارہ فٹ گہرا تیز پانی چلنے لگا تو کشتی تیار کر کے پچاس آدمیوں کو نکالا گیا۔ اور مسجد احمدیہ میں پانصد افراد کو پناہ دی۔ اور خوراک کا انتظام کیا۔ بعد میں مکانوں کا ملبہ ہٹانے کی مرمت میں امداد دی۔

شیخوپورہ (۱۴ر اکتوبر تک) چالیس خدام کی امدادی پارٹی نے شیخوپورہ کے علاقہ میں ایک ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی اور اتنی تعداد میں خشک اشیاء خوراک تقسیم کیں بیس افراد کو ڈوبنے سے بچایا اور پچیس افراد کا سامان اٹھا کر محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ایک کار اور ایک تانگہ پانی سے نکالا گیا۔ اہالیان چک ۱۱ چہور نے دو صد اکاون لحاف۔ توشک۔ کھیس اور کمبل اور چوراسی پارچات چادریں تقسیم کے لئے جمع کر کے بھجوائیں۔

(۹ تا ۱۷ر اکتوبر) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی درخواست پر لاہور کی سڑک پر چار میل کے اندر نہر اپر چناب سے لیکر منڈھیالہ تک۔ اور وہاں سے بیگم کوٹ تک مردہ اور گلے سڑے مویشیوں کو دفن کیا۔ جانفشانی اور محنت سے کام کرنے پر افسران نے خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے۔ سینکڑوں افراد میں کھانا تقسیم کیا۔ ایک جگہ پانی کی قلت تھی وہاں ایک روز ساٹھ بسوں کے مسافروں کو اور دوسرے روز ۲½ ہزار مسافروں کو پانی پلایا۔ پکی سڑک پر لاریوں کے گذرنے کے لئے گڑھا پر کیا۔

۲۲ر اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ضلع ہذا میں چھ کیمپ قائم کئے اور نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ کیمپوں کے ارد گرد کئی کئی میل تک ادویات خشک اشیاء خوردنی اور پارچات تقسیم کئے۔ کئی کئی میل سے پانی لائے۔ حکام سے ملاقات کر کے اپنی خدمات پیش کیں۔ کنوؤں میں دوائی ڈالی تاکہ پانی صاف ہو جائے۔

۲۴ر تا ۲۶ر اکتوبر: پیچش۔ ملیریا۔ کھانسی۔ زکام میں مبتلا کئی صد مریضوں کو طبی امداد دی گئی۔ ٹیکے لگائے گئے۔ اور کنوؤں میں جراثیم کش دوائی ڈالی گئی۔ دور سے پانی لا کر مسافروں کو پلایا جاتا رہا۔ ایک سیکٹر کے انچارج میڈیکل آفیسر نے خدام کی بلند ہمتی کے متعلق تعریفی سرٹیفکیٹ بھی دیا۔

لائلپور (۱۲ر تا ۱۸ر اکتوبر) خدام الاحمدیہ نے کئی امدادی کیمپ لگائے۔ افسران نے مشورہ میں بعض خدام کو بھی شامل کیا۔ اور فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے کنوؤں میں دوائی ڈال کر انہیں پینے کے قابل بنایا جائے۔ چونکہ دوائی ابھی نہ پہنچی تھی اس لئے خدام نے خرید کر ایک صد انسٹھ کنوؤں میں ڈالی۔ جس کیلئے کئی کئی میل تک پانی میں سے گذر کر دیہات میں پہنچنا پڑا۔ ایک ہزار سے زائد مریضوں کو مفت دوائی دی گئیں۔ پانصد کو کونین کے ٹیکے لگائے گئے۔

کراچی خدام الاحمدیہ کراچی نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ بذریعہ تار ارسال کیا۔ اور خدام اور لجنہ اماء اللہ نے ڈیڑھ ہزار سے زائد پارچات بھجوائے جن میں گرم کوٹ۔ لحاف۔ چادریں گرم سویٹر۔ گرم پتلونیں اور برانڈی بھی شامل ہیں۔ نیز ایک ڈاکٹر ملتان میں طبی امداد دینے کیلئے اور جیتی قیمت ٹیکے اور ادویات بھی بھجوائیں۔

راولپنڈی باری باری دو احمدی ڈاکٹر مع طبی سامان ریلیف کے کام کے لئے گئے اور نصرت گرلز ہائی سکول کی لڑکیوں نے تقسیم کے لئے نقدی اور پارچات عطا کئے۔

گوجرانوالہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے امداد سیلاب زدگان کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ نیز ڈیڑھ صد گرم و سرد پارچات سیالکوٹ بھجوائے۔

ضلع منٹگمری ۱۱ر اکتوبر۔ شہر منٹگمری کے خدام نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو اپنی خدمات پیش کیں۔ ۱۹۰ پونڈ غذا خوردنی افسر انچارج ریلیف کے سپرد کی۔ سترہ میل دور سٹریہ میں لوگوں کو مع اہل وعیال ایک میل لمبے اور تین چار فٹ گہرے پانی میں سے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا۔

اوکاڑہ۔ ۱۶ر و ۱۷ر اکتوبر۔ سات صد مریضوں کو خدام الاحمدیہ نے مفت دوا دی۔ اور بچاروں کو چاول وغیرہ بھی۔ ۱۸ر اکتوبر کو تین صد لوگوں کو امداد پہنچائی۔ اور مریضوں میں چاول اور دال تقسیم کی۔ ۱۹ر اکتوبر کو ۱۴۵ مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ اور دودھ چاول دال تقسیم کی۔ اوکاڑہ۔ دیپالپور روڈ پر بیریوں کا پل تیار کرنے میں خدام نے امداد کی۔

بصیر پور سکیٹر۔ یہاں حکام نے جو کام ایک ماہ میں کرنے کے لئے خدام کو دیا تھا وہ خدام نے چھ چھ فٹ پانی اور دلدل میں سے گذر کر محنت سے راتیں کھلے میدان میں گذار کر اور روزانہ آٹھ دس میل پیدل چل کر پندرہ دن میں ختم کر دیا۔ علاقہ بھر کے دس ہزار مریضوں کی طبی امداد کی۔ علاقہ کے میڈیکل آفیسر نے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دیا اور کمشنر صاحب نے بھی وہاں کے کام کو پسند کیا۔

خانیوال۔ چک ۱۰/۱۱ میں لوگوں کا سامان نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ اور جب پانی دس دس فٹ چلنے لگا تو جانوں کو جتھیر پر رکھ کر لوگوں کی جانیں بچائیں۔

ملتان وہاں اس وقت تک خدام ایک سو پچیس مقامات میں جا کر قریباً اڑھائی ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچا چکے ہیں۔ نیز ایک ۲ ہزار سے زائد افراد کو کھانے اور ضرورت کی اشیاء تقسیم کیں۔ مٹی کا تیل اور پارچات بھی تقسیم کئے گئے۔ ۲۴۳ فٹ لمبی مکانات کی دیواریں تعمیر کی گئیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے ایک ڈاکٹر ادویہ لیکر آئے جن سے کام میں بہت مدد ملی۔

مقامی تبلیغ

رپورٹ دفتر زیارت مقامات مقدسہ قادیان

ہر مذہب و ملت کی سعید روحیں قادیان کی زیارت کیلئے کھنچی آرہی ہیں

(از مکرم سید محمد شریف صاحب انچارج دفتر زیارت قادیان)

تقسیم ملک کے بعد تمام مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کا انخلاء ہو گیا۔ اور صرف ضلع گورداسپور میں جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں احمدی بدستور آباد ہیں۔ اگرچہ قادیان کی زیادہ آبادی کو بھی حالات کی مجبوری کے باعث ترک وطن کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی چند صد افراد مقامات مقدسہ کی آبادی اور حفاظت کی خاطر یہاں مقیم رہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نارمل حالات پیدا ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے احمدی قادیان۔ اس کے نواحی دیہات اور پنجاب کے ہر علاقہ میں امن و امان سے آجا سکتے ہیں۔

چونکہ ہر مذہب و ملت میں مقدس جگہوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ نیز ان کی زیارت اور یاترا کو حصول ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے قادیان میں مقدس مقامات کی زیارت کے لئے اس کثرت سے ہندو۔ سکھ۔ عیسائی مسلمان اور دیگر اقوام کے افراد آتے ہیں کہ باقاعدہ طور پر ایک دفتر "زائرین" کھولنا پڑا جس نے زائرین کو جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچانا اور انہیں مقامات مقدسہ کی زیارت کرانا ہے۔ دفتر زائرین میں چند بزرگ اور کچھ نوجوان درویش اس کام کی انجام دہی کے لئے متعین ہیں۔

زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے آنے والے دوستوں کو پہلے دفتر زائرین میں اسلام کی خوبیوں اور جماعت احمدیہ کی مخصوص تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ دفتر کی دیواروں پر بعض موزوں تبلیغی قطعات آویزاں کئے گئے ہیں۔ جن میں بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت میں مختلف مذاہب کی پیشگوئیاں لکھی ہوئی ہیں۔ زائرین انہیں پڑھتے اور ان سے بعض اوقات کچھ نوٹ بھی لیتے ہیں۔ اور انکی روشنی میں تبادلہ خیالات بھی کرتے ہیں زیارت کے لئے آنے والے احباب میں ہر درجہ اور مختلف خیالات کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے کلام کو بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ اور بعض زائرین دعا کی درخواست کرتے ہوئے نذرانہ کے طور پر رقوم بھی پیش کرتے ہیں۔ بعض دوست مساجد کی صندوقچیوں میں رقم ڈال دیتے ہیں۔ اور زیادہ رقم ہونے کی صورت میں باقاعدہ رسید دا خل خزانہ کرا دی جاتی ہے۔ اس طرح ہر روز بیسیوں لوگ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ دفتر کی طرف سے علاوہ زبانی معلومات بہم پہنچانے کے زائرین کے حسب حال اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی وغیرہ زبانوں میں لٹریچر دیا جاتا ہے بسال رواں میں ۹۴۲۸ زائرین قادیان آئے تعلیم یافتہ طبقہ کو دفتر کی طرف سے ۱۸۳۵ ٹریکٹ اور کتب مطالعہ کے لئے تقسیم کی گئیں۔ زائرین بفضلہ تعالیٰ اسلام و احمدیت کے متعلق اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔ اور بہت سی غلط فہمیاں اور غلط اعتراض رفع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ جماعت کے متعلق نیک جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور برکت حاصل کرنے کے متمنی ہوتے ہیں۔ ان کے لئے مساجد میں دعا کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم کو اگر حالات کی ۲۲

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ جنوری ۱۹۵۶ء میں ختم ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وقت مقررہ پر چندہ روانہ کر کے دفتر مذکور کو اطلاع دیں تاکہ ان کے نام باقاعدہ اخبار جاری رہے۔

نمبر	نام	چندہ	ختم (؟)
1179	مکرم محمد رمضان صاحب کشمیر	۲۸ر	جنوری ۵۶ء
1228	" نذیر احمد صاحب ملایا	۱۴ر	" "
1156	" محمد اقبال صاحب لکھنؤ	۱۴ر	" "
1334	" آر احمد صاحب کلکتہ	۷ر	" "
1335	" عبدالغنی صاحب سانگھڑ سندھ	۷ر	" "
1336	مکرمہ اہلیہ حضرت صاحب منڈا سنگھ پالی	۷ر	" "
1344	مکرم محمد امین صاحب سیکرٹری مال نوشہرہ	۱۴ر	" "
1205	" محمد عبدالجلیل صاحب شفیق بنگلور	۲۸ر	" "
1346?	" ہیڈ مسٹریس احمدی [illegible]	۱۴ر	" "
1347	مکرم مولوی احمد بدرالدین صاحب منظر پرکال	۲۸ر	جنوری ۵۶ء
1348	" رسول بخش صاحب پاکر	۲۸ر	" "
1349	" انچارج صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ	۲۸ر	" "
1350	" ماڈرن شو کمپنی کلکتہ	۲۸ر	جنوری ۵۶ء
1351	" ٹی اے احمد صاحب کولمبو	۲۸ر	" "
1352	" جی ایس احمد صاحب مرکرہ	۲۸ر	" "
1353	" بیگم صاحبہ ملک محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ	۲۸ر	" "
1354	" پروفیسر سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۲۸ر	" "
1315	" عطاء الرحمٰن صاحب [illegible] نبی مائنز	۲۸ر	" "
1156	" [illegible] سیکرٹری مال کوڈالی	۲۸ر	" "

شفاخانہ احمدیہ قادیان

"خدمت خلق" جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے

از مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

جماعت احمدیہ "رفاہ عام" اور "خدمت خلق" کے کام سرانجام دینے میں اپنا اخلاقی اور روحانی فرض سمجھتی ہے یہ جماعت کا ایک ایسا امتیازی نشان ہے کہ شواہد کی روشنی میں کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ نہ صرف ہندوستان و پاکستان میں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں جماعت احمدیہ کے افراد اسی جذبہ سے سرشار نظر آتے ہیں۔ اور ہر موافق و مخالف ان کو خراج تحسین ادا کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ نے قادیان میں جدید آلات سے آراستہ ایک ہسپتال مقامی اور ارد گرد کے علاقہ کی ضرورت کے پیش نظر قائم کیا تھا۔ جو ۱۹۴۷ء تک وسیع پیمانہ پر بطور خیراتی ہسپتال خدمات سرانجام دیتا رہا۔ اس ہسپتال میں قابل ڈاکٹرز لیڈی ڈاکٹر اور تجربہ کار کمپونڈر اور نرس رکھے گئے تھے۔ اور بہت قیمتی ادویہ تک ہر مریض کو مہیا کرنے سے گریز نہ کیا جاتا تھا۔ ہسپتال میں اپریشن روم جدید آلات سے پورے طور پر مکمل تھا۔ یہ ہسپتال ۱۹۴۷ء میں جماعت کے قبضہ سے نکل گیا۔ اور آجکل سرکاری ہسپتال کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کو تقسیم ملک کے نتیجہ میں سخت مالی مشکلات سے دو چار ہونا پڑا۔ اور صنعتی اور تعلیمی اداروں کے ساتھ "رفاہ عام" کا یہ بڑا ذریعہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ جس کی وجہ سے جماعت کو از سر نو شفاخانہ کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی۔

جماعت نے ۱۹۴۷ء کے آخر میں احمدیہ بازار میں شفاخانہ قائم کیا۔ اور اسمیں ایک ماہر ڈاکٹر اور کامپونڈر فارمسسٹ اور نرس رکھے گئے عملہ کے تجربہ کار ہونے اور خیراتی شفاخانہ کے طریق پر چلانے سے یہ ادارہ نہایت کامیابی سے مقامی اور ارد گرد کے دیہات کے مریضوں کا علاج کر رہا ہے۔ شفاخانہ ایک وسیع عمارت میں ہے۔ جس میں لیبارٹری۔ اپریشن روم ڈسپنسری ڈریسنگ روم اور اس عمارت سے ملحقہ تین دیگر مکانات میں ان ڈور مریضوں کے قیام کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔ جس پر جماعت کو کثیر روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

سال رواں میں "انڈور" مریضوں کی تعداد ۸۵۵ اور "آؤٹ ڈور" مریضوں کی تعداد ۲۰۰۵۲ تک پہنچی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے شفاخانہ کے اخراجات کے لئے سال رواں میں مبلغ ۸۲۰۸ روپے کا بجٹ منظور فرمایا تھا۔ جس کا بیشتر حصہ خرچ ہو چکا ہے۔ اس خیراتی شفاخانہ میں بلا امتیاز مذہب و ملت ہر شخص کو طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے۔

سال رواں میں شفاخانہ کا سب سے نمایاں کام مالیہ سیلاب زدہ دیہات میں طبی امداد بہم پہنچانا ہے۔ عملہ شفاخانہ نے احمدیہ ریلیف کیمپ پھیروچیچی کے زیر انتظام علاقہ بیٹ کے تیس سے زائد دیہات میں طبی امداد بہم پہنچائی۔ اور وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ٹیکے اور ادویات مفت تقسیم کیں۔ اور ضرورتمندوں کو پرہیزی خوراک چاول۔ مونگ کی دال وغیرہ بھی مہیا کی گئی اور اس علاقہ کے مریضوں کا مکمل علاج کیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ قادیان کے نواحی دیہات میں بھی طبی امداد بہم پہنچائی جاتی رہی۔

شفاخانہ کے ڈاکٹر کچھ عرصہ سے فارغ ہو کر چلے گئے ہیں۔ اسبارہ میں کوشش کی جا رہی ہے کہ کوئی اور تجربہ کار قابل ڈاکٹر کی خدمات جلد از جلد حاصل کی جائیں۔ تاکہ شفاخانہ کا کام عمدگی سے چلتا رہے۔

خدا کے فضل سے ہمارے تعلقات لوکل سرکاری ہسپتال اور دوسرے مقامی ڈاکٹر صاحبان سے بہت خوشگوار ہیں۔ اور بوقت ضرورت ان سے مریضوں کی تشخیص و معالجہ کے بارہ مشورہ لیا جاتا رہا ہے۔ اور انہوں نے ہمارے ساتھ ہر طرح تعاون کیا ہے جناب ڈاکٹر مان سنگھ صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس اور جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب صدر میونسپلٹی خاص طور پر قابل ذکر اور شکریہ کے مستحق ہیں۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود محدود ذرائع آمدنی کے اور دوسری وسیع ضروریات کی تکمیل کے علاوہ جماعت احمدیہ کو رفاہ عام کے اس کام پر بھی کثیر اخراجات "خدمت خلق" کے جذبہ کے تحت کرنے کا موقعہ میسر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ کام اور بھی بہتر رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور "رفاہ عام" کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

۲۲

مجبوری کے باعث پنجاب اور بعض دوسرے علاقوں میں تبلیغ کے مواقع میسر نہیں۔ تو وہ خود ہر مذہب و ملت کی سعید روحوں کو قادیان میں کھینچ کر لا رہا ہے۔ تاکہ وہ اسلام اور احمدیت کی خوبیوں سے آگاہ ہوں۔ اور ہمیں بھی اشاعت حق کی توفیق ملتی رہے۔

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ بقیہ صــ ۱۲

رکھنے کے لئے ہیں ورنہ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان پر تمہاری ترقی کا انحصار ہے تم ایک نبی کی جماعت ہو اور ضروری ہے کہ وہ تمام حالات تم پر گذریں جو پہلے انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں پر گذرے ہیں۔ پس جب تک منہاج نبوت کے مطابق تم اپنی زندگیوں کو نہ بدلو گے اس وقت تک ان قربانیوں کی توفیق نہیں پا سکو گے"۔

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت کے ہر مالی مطالبہ پر لبیک کہیں اور جہاں جماعت مشکلات کا معاملہ ہو وہاں اپنی انفرادی مشکلات کو بھول کر قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھائیں۔

موجودہ دور کا تقاضہ

حالات اور واقعات کے تقاضے پکار رہے ہیں کہ مالی مشکلات کے موجودہ دَور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جسے امام وقت کے پہچاننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ اپنی سستی اور غفلت کو ترک کرکے اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہو اور اپنے عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے نہ صرف خود مالی قربانیوں میں آگے بڑھے بلکہ اپنے کمزور بھائیوں کو بھی بیدار کرے۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکے کہ اُس نے بھی اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں فرض شناسی سے کام لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لمحۂ فکریہ بقیہ صــ ۱

ریڈرز ڈائیجسٹ کے دسمبر کے ایشو میں مرقوم ہے کہ:-

"آنجہانی ڈاکٹر چارلس سٹائنمٹز دنیا کے بڑے سائنسدانوں میں سے تھے۔ آپ سے ایک بار دریافت کیا گیا کہ ریسرچ کونسی لائن کے نتیجہ میں انتہائی اور سب سے بڑی ترقی ہوگی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ روحانی خطوط پر سب سے بڑے انکشافات ہوں گے۔ کسی نہ کسی دن دنیا جان لیگی کہ مادی اشیاء مسرت کا موجب نہیں ہوتیں اور مرد و عورت کو پیدا کرنے کے قابل اور طاقتور بنانا بے فائدہ ہے۔ تب سائنسدان اپنے تجربہ گاہوں کو اللہ تعالیٰ اور دعاؤں کے مطالعہ میں لگا دیں گے۔ جب وہ دن آئے گا تو دنیا ایک ہی نسل میں اس سے زیادہ ترقیات دیکھیگی جو اس نے چار نسلوں میں دیکھی ہوگی"۔

کہ عوام اس بات کو معلوم کریں گے کہ مادیت کی انتہائی ترقی بھی اُن کو حقیقی چین اور خوشی سے جس کو دوسرے الفاظ میں اطمینانِ قلب کہتے ہیں روشناس نہیں کر سکیگی اور سائنسدانوں کی تجارت گاہیں اس بات کے لئے وقف ہو جائیں گی کہ وہ خدا اور اُسکی عبادت پر دھیان دیں اور جس طرح انہوں نے مادیت میں اپنی توجہات منعطف کر کے قانون قدرت کو دانشگان کیا اسی طرح اب وہ منبع فیض و جود کی قربت حاصل کرنے کے لئے اپنی توجہات کو مرتکز کر دیں گے۔ ظاہر ہے کہ انکے تجارب اور اُن کی تشنہ کام نگاہیں دین فطرت یعنی حقیقی اسلام پر آکر ہی جمیں گی۔ مثل مشہور ہے کہ لوہا اس وقت کوٹنا از بس ضروری ہے جبکہ وہ گرم ہو۔ ہمارے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ ہم اپنی تگ و دو کو تیز سے تیز تر کر دیں اور تشنگانِ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے مائدۂ آسمانی کو ان کے سامنے کشادہ کر دیں تاکہ خدا کے بندے اپنی پیاس بجھائیں۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بول بالا ہو۔ وہ دن دور نہیں بلکہ دروازے پر آن کھڑا ہے جبکہ مادہ پرست انسان حیران ہو کر یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ این المفر؟ آخر کار وہ اسلام کی ٹھنڈی پیار آغوش میں آکر ہی دم لے گا۔ مصلح موعود کا یہ عہد سعادت اور وقت کے یہ تقاضے! احمدیت کا غلبہ تو مقدر ہو چکا ہے اور "یہ آج نہیں تو کل سہی" کے مقولہ کے مطابق پورا ہو کر ہی رہے گا۔ لیکن کیا ہی بہتر ہو تا کہ ہم یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خدا کے فضل کو زیادہ سمیٹنے والے ہوں۔

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
(مسیح موعودؑ)

۱۲۴۴	اکرم منتظم صاحب آصفیہ لائبریری حیدرآباد دکن	۲۸ر جنوری ۵۶
۱۲۴۳	اکرم محمد حق صاحب سیکرٹری نیشنل لائبریری علیگڑھ	۱۴ ر ر
۱۲۳۱	ر ر بابو غلام رسول صاحب اننت ناگ	۲۸ ر ر
۱۲۳۹	ر ر عبدالجبار صاحب کوریل	۲۸ ر ر
۱۲۴۵	ر ر پی محمد مٹار برادر محمد عمر صاحب مدراس	۲۸ ر ر

امتحان کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضؓ

یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی خانگی زندگی پر اپنے مخصوص انداز میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوستوں کے اصرار پر سپرد قلم فرمایا تھا۔ اس میں متعدد تربیتی۔ اخلاقی اور روحانی اسباق ہیں۔ اس مل آویز رسالہ کے امتحان میں مردوں اور عورتوں کو شامل کر کے احباب جماعت اپنے اہل و عیال کی تربیت کریں اور اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنائیں۔

یہ امتحان مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۵۶ء بروز اتوار ہوگا۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان امتحان میں شامل ہونے والے بھائی۔ بہنوں اور عزیزوں کے اسماء اور پتہ جات سے نظارت ہذا کو جلد از جلد مطلع فرما دیں۔

(نوٹ) یہ کتاب عبدالعظیم صاحب تاجر کتب قادیان سے مبلغ ۲ر پے قیمتاً مل سکتی ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

عہدیداران مال خاص طور پر متوجہ ہوں

جماعت کا ہر فرد اپنے بجٹ کو سو فیصدی پورا کرے

موجودہ مالی سال کے پہلے آٹھ ماہ گزر رہے ہیں۔ لیکن اب تک چندہ جات کی رفتار سے ظاہر ہے۔ کہ متعدد جماعتوں کے عہدیداران اور احباب نے اپنے مالی فرض کو ادا کرنے کی کماحقہ کوشش نہیں کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک خاص تعداد بقایا داران اصحاب کی ہو گئی ہے۔ ہر جماعت کے سیکرٹری مال کے نام بقایا داران کی فہرستیں نظارت کی طرف سے بھجواتے ہوئے۔ واجبات کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اسی طرح نظارت کی طرف سے ادائیگی بقایا جات کے لئے انفرادی چٹھیاں بھجواتے ہوئے بھی بقایا دار احباب کو ایک سے زائد بار بقایا صاف کرنے کی تحریک کی جا چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ابھی بیسیوں کی تعداد میں جماعتوں میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے بقایا جات ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت نہیں دیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو ۔ ۔ ۔ ۔ خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ"۔

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جماعت کے ہر فرد کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ حالات کی نزاکت اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اپنی سستیوں اور غفلت کو ترک کرتے ہوئے عملی طور پر اس بات کا ثبوت دے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے

ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں!

چنڈیگڑھ ۔ ۲۰ر دسمبر۔ پنجاب کے مکھیہ منتری سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے انکشاف کیا کہ اس امر کا امکان ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے چناؤ ملتوی کر دیئے جائیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۰ر دسمبر۔ پردھان منتری شری جواہر لال نہرو کو کئی اور ممالک کی طرف سے پیغام موصول ہوئے ہیں۔ جن میں اقوام متحدہ میں مزید ممالک کو نمائندگی دلانے پر بھارت کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۰ر دسمبر۔ حد بندی کمیشن کی رپورٹ پر راجیہ سبھا میں بحث آج بھی جاری رہی۔ جموں و کشمیر کے کانگرسی ممبر سردار بدھ سنگھ نے اپنی کل کی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب تک کشمیر کا پاکستانی مقبوضہ علاقہ غیر ملکیوں (پاکستانیوں) کے قبضہ میں ہے تب تک کشمیری عوام امن و امان سے نہیں رہ سکتے۔ کشمیر کی آئین ساز اسمبلی بھارت کے ساتھ الحاق کی تصدیق و توثیق کر چکی ہے۔ روسی لیڈروں نے بھی اس سٹینڈ کی حمایت کی ہے۔ مگر اس کے باوجود کشمیر میں رائے شماری کے چرچے وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ بھارت سرکار اس معاملہ میں اپنی ضد پر اڑی ہوئی ہے۔ مہاراشٹر کانگرس کے صدر شری دیوگیرکر نے اپنی تقریر میں دھمکی دی کہ اگر بمبئی شہر کو مہاراشٹر صوبہ سے الگ رکھا گیا تو مہاراشٹر اور بمبئی شہر میں کانگرس کے وجود کو شدید خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۔ ۲۰ر دسمبر۔ لوک سبھا میں پردھان منتری کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا کہ شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے ٹیون سانگ ماسب ڈویژن میں جہاں باغی ناگا قبائلی سرگرم تھے نظم و نسق کی حالت کافی بہتر ہو گئی ہے۔ ایک ماہ سے حکام اور مسلح گروہوں میں تصادم نہیں ہوا۔ ان تمام دیہات کے لوگوں نے جن میں مسلح تصادم ہوتے تھے ناجائز اسلحہ واپس کر دیا ہے۔ ان گروہوں کے ایک درجن سرغنے ابھی تک مفرور ہیں اور وہ چھپے ہوئے ہیں۔ دیہاتی ان سرغنوں کو گرفتار کرنے میں مدد کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۰ر دسمبر۔ مرکزی وزیر بحالیات نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ جولائی ۱۹۵۶ء تک ودھوا شرنارتھی عورتوں کے معاوضہ کی ۱۹۰۶ درخواستیں رجسٹر کی گئیں۔ ۱۵۹ ودھوا عورتوں کو معاوضہ دیا جا چکا ہے۔ دونوں اقسام کے باقی ماندہ کلیم ہولڈروں کو جتنی جلد ممکن ہو سکے معاوضہ ادا کرنے کے اقدام کئے جا رہے ہیں۔ شری بھونسلے نے بتایا کہ توقع ہے کہ اسی سال رواں میں ۵۷ ہزار شرنارتھیوں کو معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔

جالندھر ۔ ۲۰ر دسمبر۔ آج جالندھر اور فیروزپور کے درمیان ریلوے سروس باقاعدہ شروع ہو گئی۔ یہ لائن سیلابوں کے دوران میں بری طرح سے ٹوٹ گئی تھی۔ اور یہاں ٹریفک اڑھائی ماہ تک معطل رہا۔

ہانگ کانگ ۔ ۲۰ر دسمبر۔ ارگوائے کی قونصل نے کمیونسٹ چین سے واپس پر بتایا کہ چینی وزیراعظم مسٹر چاؤ این لائی نے اگلے سال امریکی براعظم کا دورہ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

لدھیانہ ۔ ۲۰ر دسمبر۔ اکالی ممبر اسمبلی شری گرپال سنگھ خالصہ کو آج زیر دفعہ ۵۰۶ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر گوردوارہ کالی دھر میں اشتعال انگیز تقریر کرنے اور دوسروں کو اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے کی ترغیب دینے کا الزام ہے۔

لنڈن ۔ ۲۰ر دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر مملکت برائے خارجہ امور مسٹر انتھونی نٹنگ نے آج ایوان عام میں کہا کہ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر خروشچیف نے کشمیر کے متعلق جو اعلان کیا تھا وہ سیکیورٹی کونسل کے ریزولیوشن سے متعلق مطابقت نہیں رکھتا۔ برطانیہ کا نظریہ یہ ہے کہ سیکیورٹی کونسل میں زیر غور مسائل کے متعلق ایسا بیان جاری نہ کیا جانا چاہیئے جس سے ان مسائل کے فیصلے پر کوئی اثر پڑتا ہو۔

لنڈن ۔ ۲۰ر دسمبر۔ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ روسی رہنماؤں نے کشمیر اور افغانستان میں جو بیان دیئے ہیں۔ ان سے بھارت اور پاکستان میں کشیدگی بڑھ جائے گی۔ اور کابل اور کراچی کے تعلقات مزید خراب ہو جائیں گے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے پہلے کچھ امکانات تھے۔ لیکن روسی لیڈروں کے بیانات پر امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ہندوستانیوں کو ٹھکرایا ہے۔ اور وہ اب یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی ایک بڑی طاقت نے کشمیر کو بھارت کا حصہ قرار دے دیا ہے۔

دمشق ۔ ۲۰ر دسمبر۔ جارڈن کے شاہ حسین نے پارلیمنٹ توڑ دی ہے۔ اور نئے چناؤ کا حکم دے دیا ہے۔ شاہ حسین کو یہ فرمان اس وجہ سے نافذ کرنا پڑا کیونکہ جارڈن کی بغداد معاہدہ میں مجوزہ شمولیت کے خلاف سارے ملک میں زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں۔ پہلی وزارت اس معاملہ پر جھگڑے کی وجہ سے مستعفی ہو گئی تھی۔ مگر نئی وزارت حالات سے نپٹنے میں ناکام رہی۔

کابل ۔ ۲۰ر دسمبر۔ افغانستان کے وزیر اعظم سردار داؤد خاں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اور افغانستان میں تعلقات نہایت دوستانہ ہیں۔ اور یہ کہنا فضول ہے کہ یہ تعلقات پاکستان کے تئیں دشمنی کی بناء پر قائم ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ر دسمبر۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے آج واضح الفاظ میں پنجابی صوبہ کے خلاف فتویٰ دے دیا اور اعلان کیا کہ کوئی ایسی تجویز قرین قیاس نہیں ہے جس کے مطابق کہ پنجاب کو اس لحاظ سے مکمل طور پر ایک ایسا الصوبہ بنایا جا سکے کہ وہ کلیتاً پنجابی زبان اور گورمکھی لپی پر مبنی ہو۔ ان حالات میں پنجاب کی خوشحالی کا واحد حل ہندوؤں اور سکھوں کے اتحاد میں ہے۔ اس کے سوائے کوئی چارہ کار ہی نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ میں لسانی صوبوں کی تشکیل کا اصول مزید علاقوں پر لاگو کرنے سے سو فیصدی خلاف ہوں۔ میری تو یہ رائے ہے کہ ملک کو پانچ بڑے بڑے خطوں میں بانٹ دیا جائے تاکہ مختلف صوبے ترقیاتی پراجیکٹوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ر دسمبر۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے گوا اور کشمیر کے متعلق بھارت سرکار کی پالیسی کی پُرزور حمایت کی۔ غیر ملکی نکتہ چینیوں کو اس نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہ گوا اور کشمیر کے متعلق بھارت سرکار کی پالیسی بھارت کی امن پسندانہ اور نوآبادیاتی نظام کی مخالفت کی پالیسی کے مطابق نہیں ہے۔ شری نہرو نے کہا کہ جب تاریخ لکھی جائے گی۔ تو دنیا دیکھے گی کہ گوا اور کشمیر ہماری بردباری۔ صبر آزمائی اور اپنے غم و غصہ پر قابو پانے کی روشن ترین مثالیں ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے اپنی آدرش پالیسی پر عمل پیرا ہونے کے لئے برداشت کیا ہے۔

واشنگٹن ۔ ۲۱ر دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر دفاع مسٹر ولسن نے بتایا ہے کہ امسال امریکن کانگرس میں دفاع کے اخراجات کا بجٹ پیش کیا جائے گا وہ ۳۵ ارب ڈالر کا ہوگا۔ یہ گذشتہ سال کی نسبت دو ارب ڈالر زائد ہوگا۔ امسال ریڈیائی ہتھیاروں پر زیادہ خرچ ہوگا۔ اور ایٹمی شکتی سے چلنے والا کشتی جہاز بھی تیار کیا جائے گا۔

انبالہ ۔ ۲۱ر دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی نے اردو کو پنجابی اور ہندی کے برابر پوزیشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انکشاف ایک سرکاری رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ تقسیم کے بعد یونیورسٹی نصاب میں اردو کی اہمیت بہت گھٹ گئی تھی۔ لیکن اب اسے ایف اے اور بی اے امتحانات میں ایک منتخب مضمون بنا دیا گیا ہے۔ اردو کا ایم۔اے کا امتحان بھی شروع کرایا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے ذریعہ امتحانات کی پالیسی میں تبدیلی کے پیش نظر ایف۔اے۔ بی۔اے اور بی کام کے امیدواروں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے جوابات انگریزی کے علاوہ ہندی اردو اور پنجابی میں لکھ سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ر دسمبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر محاصل شری ایم سی شاہ نے بتایا کہ سیٹھ رام کرشن ڈالمیا کی تمام فرموں کے حساب کتاب کی پڑتال کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔